Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 12

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8 جمادی الاوّل 1434 ہجری قمری 21 امان 1392 ہش 21 مارچ 2013ء

ارشاد مہدی علیہ السلام

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو بیعت اور ایمان کا دعوی کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، اعتقاد، مریدی اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے''

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۶۷)

تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡہَرۡہُمَا وَقُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا ○ وَاخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ○ (بنی اسرائیل: ۲۴، ۲۵)

ترجمہ: ''اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔''

وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ اِحۡسٰنًا ؕ حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ کُرۡہًا وَّوَضَعَتۡہُ کُرۡہًا ؕ وَحَمۡلُہٗ وَفِصٰلُہٗ ثَلٰثُوۡنَ شَہۡرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ۙ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ○ (الاحقاف: ۱۶)

ترجمہ: ''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اُٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا۔ اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جس کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔''

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مٹی میں ملے اسکی ناک۔ مٹی میں ملے اسکی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوسکا۔''

(مسلم کتاب البر والصلۃ، باب رغم انف من ادرک ابویہ)

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا اسکے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔ (بخاری کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

''حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اسکی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔'' (مسند احمد، جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ بیروت)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور انکی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹)

وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا ○ (الدھر: ۹)

اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کر سکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرتے تو وہ گویا یتیم ہی ہے پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۹ الحکم ۱۰؍مارچ ۱۹۰۴ء)

''والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے، کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی'' (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۸۹ بدر ۱؍جون ۱۹۰۵ء)

●●●●●●●●●●●●●●●●

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اداریہ

احمدیہ مسلم بُک اسٹال کولکاتہ کتاب میلہ اور نام نہاد علماء کی ریشہ دوانیاں

(قسط اوّل)

❁۔مقدس قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔(شیخ غلام مصطفیٰ کولکاتہ)

❁۔میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار اتنی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم دیکھے ہیں۔ بہت اچھا لگا۔دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق عطا فرمائے۔(سید مشتاق ملا۔کولکاتہ)

❁۔ماشاء اللہ قرآن مجید دنیا کی سب سے مقبول اور نہایت پاکیزہ کتاب ہے جو ہمارے نبی رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔بیحد خوشی ہوئی اتنی ساری زبانوں میں قرآن مجید کو دیکھ کر۔(محمد شہید حسین کولکاتہ)

❁۔میں ہر بار بُک فیئر میں جاتی ہوں لیکن یہ میری زندگی کا پہلا بُک فیئر ہے جس میں میں نے قرآن شریف کا ترجمہ اتنی زبانوں میں دیکھا ہے۔(گلنار بیگم۔کولکاتہ)

❁۔It was good to hear about your works & teachings & efforts towards peace. Keep up the good & peaceful work.(پیوش لکھوٹیا)

❁۔Stop the propagation of Qadiaynism in name of Islam. It is the conpiracy of Jews.(عثمان غنی۔کولکاتہ)

❁The Best Islamic sect that i have seen so far۔(پارتھا سارتھی چودھری کولکاتہ)

❁۔Inspiring Excellent Enamowed its great(بی این مکھرجی،کولکاتہ)

یہ وہ چند تاثرات وتبصراجات ہیں جو احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے کئے جانے والے ۶۰ سے زائد زبانوں کے تراجم قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھ کر لوگوں نے لکھے ہیں۔یہ تاثرات بطور نمونہ درج ہیں ورنہ Visitor Book میں بے شمار خدمت قرآن کے اعتراف پر مشتمل ہندو مسلم شائقین کے تاثرات موجود ہیں۔

دراصل یہ تاثرات وتبصرہ جات احمدیہ مسلم جماعت کولکاتہ کی جانب سے کولکاتہ کتاب میلہ منعقدہ ۲۶ جنوری تا ۱۰ فروری میں لگائے گئے احمدیہ مسلم جماعت کے اسٹال نمبر ۲۹۸ میں تشریف لانے والے زائرین اور شائقین کے ہیں۔ ہرسال کی طرح امسال بھی ۳۷ ویں کولکاتہ کتاب میلے کے جوش وخروش کو دیکھتے ہوئے ۱۰ دنوں سے بڑھا کر ۱۵ دن کا کر دیا گیا۔کتاب میلہ میں ۶۰۰ سے زائد اسٹال اور ۳۰۰ سے زائد چھوٹے اسٹال لگائے گئے تھے۔کتب شائقین کو سال بھر کتاب میلے کا انتظار رہتا ہے۔ان کیلئے میلے کی رسمی شروعات اور اختتام کوئی معنی نہیں رکھتا۔شروعات سے ہی کتاب میلہ میں لوگوں کی بھیڑ امڈ پڑتی ہے۔روزانہ حاضری لاکھوں سے تجاوز کرتی ہے اور خصوصاً اتوار کے دن یعنی چھٹی کے دن شائقین کی تعداد قابل دید ہوتی ہے اور محاورہ ’’تل دھرنے کو جگہ نہ ہونا‘‘ کی عملی شکل نظر آرہی ہوتی ہے۔کتابوں سے جنون کی حد تک بنگالی پیار کرتے ہیں اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ کتاب میلہ بھی بنگالیوں میں ایک تہوار کے طور پر جانا جاتا ہے۔

کتاب میلہ کی اس اہمیت افادیت کے پیش نظر گذشتہ ۳۶ سال سے مسلسل احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے کتاب میلہ میں اسٹال لگایا جاتا ہے اور عوام الناس تک اسلام احمدیت اور امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی بیان فرمودہ ایمان بخش تعلیمات پیش کی جاتی ہیں۔

قارئین کرام! جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بھی یہی ہے کہ وہ تعلیم جو سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین ﷺ دنیا میں لائے اور مرور زمانہ سے مسلمان اُس سے منحرف ہوئے اُسے از سر نو دلوں میں راسخ کیا جائے اور نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنایا جائے۔اس غرض کیلئے جماعت احمدیہ کی جانب سے قرآن مجید کے ۶۰ سے زائد زبانوں میں تراجم کیے گئے ہیں تا عوام الناس اپنی مادری زبان میں الٰہی کلام کو پڑھ سکیں اور اس کے معارف وحقائق سے روشناس ہوسکیں۔ جماعت احمدیہ اپنے اسی مطمح نظر کو سامنے رکھتے ہوئے صرف کولکاتہ میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں متفرق ممالک اور مقامات میں کتاب میلوں میں اور نمائش کے ذریعہ عوام الناس کو الٰہی کلام کی طرف جوڑنے کی مہم میں رات دن مصروف ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’آپ لوگ تھوڑے سے تامل کے ساتھ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ حدیثوں میں یہ وارد ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن زمین سے اُٹھالیا جائے گا اور علم قرآن مفقود ہوجائے گا۔اور جہل پھیل جائے گا اور ایمانی ذوق اور حلاوت دلوں سے دُور ہوجائے گی۔ پھر ان حدیثوں میں یہ حدیث بھی ہے کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی جا ٹھہرے گا یعنی زمین پر اس کا نام ونشان نہیں رہے گا تو ایک آدمی فارسیوں میں سے اپنا ہاتھ پھیلائے گا اور وہیں ثریا کے پاس سے اس کو لے لے گا۔اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب جہل اور بے ایمانی اور ضلالت جو دوسری حدیثوں میں دخان کے ساتھ تعبیر کی گئی ہے دنیا میں پھیل جائے گی اور زمین میں حقیقی ایمان داری ایسی کم ہوجائے گی کہ گویا وہ آسمان پر اُٹھ گئی ہوگی اور قرآن کریم ایسا متروک ہوجائے گا کہ گویا وہ خدائے تعالیٰ کی طرف اُٹھایا گیا ہوگا تب ضرور ہے کہ فارس کی اصل سے ایک شخص پیدا ہو اور ایمان کو ثریا سے لیکر پھر زمین پر نازل ہو۔سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۴۵۲-۴۵۶)

احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے قرآن مجید کی تعلیمات کی تشہیر کے نتیجہ میں ایک طبقہ میں بے چینی محسوس کی جانے لگی ہے اور یہ طبقہ نام نہاد علماء کا ہے جو اپنے آپ کو دین کا ٹھیکیدار اور محافظ قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کی زبوں حالی سے اُنہیں کوئی سروکار نہیں۔اپنی انا اور جھوٹی شان کی خاطر اور اپنے سیاسی،سماجی،اقتصادی مفاد کی خاطر ’’رد قادیانیت‘‘ اور’’نام نہاد تحفظ ختم نبوت‘‘ کے لیبل تلے جلسے اور مخالفت کا بیڑا اُٹھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔یہ طبقہ ساری دنیا میں احمدیہ مسلم جماعت کی مخالفت میں ابلیسی دجل اور چالبازیاں لئے ہوئے نظر آتا ہے۔الگ الگ جگہ پر نئے نئے ناموں اور لباسوں میں حق کی مخالفت میں رات دن ایک کیے ہوئے ہیں۔۱۲۵ سال سے احمدیہ مسلم جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جہاں جہاں احمدی اسلام کی حقیقت اور قرآن مجید کے انوار سے عوام کو متعارف اور روشناس کرواتے ہیں وہاں یہ نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے ٹھیکیدار اپنا کام کرنے آجاتے ہیں۔

کولکاتہ میں گذشتہ ایک سال سے بعض مسلم تنظیمیں خصوصاً مجلس تحفظ ختم نبوت مغربی بنگال،ملی اتحاد پریشد احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش ہیں اور مغربی بنگال میں کمر بستہ ہیں۔امسال بھی کولکاتہ کتاب میلہ میں احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے ۲ فروری کو بین المذاہب جلسہ پیشوایان مذاہب کا کامیاب انعقاد اوپن آڈیٹوریم میں کیا گیا۔اگلے دن ایک اُردو اخبار میں اس کی تفصیلی رپورٹ شائع ہوئی۔(نقل ملاحظہ کریں صفحہ ۱۴ پر) اس رپورٹ کے شائع ہوتے ہی اُردو اخبارات میں احمدیت کے خلاف مخالفت کا طوفان اُبل پڑا۔دامے درمے سخنے پوری کوشش کی گئی کہ احمدیہ مسلم جماعت کا بُک اسٹال بند کر دیا جائے۔کولکاتا لٹریچر سوسائٹی گلڈس آفس (کتاب میلہ) میں تحریری درخواست دی گئی کہ احمدیہ مسلم جماعت کے ایک بک اسٹال کے اجازت نامہ کو منسوخ کیا جائے۔منسوخی کی جو وجوہات بیان کی گئیں وہ یہ ہیں۔

’’اردو فارسی کے بہت بڑے شاعر اور فلاسفر علامہ اقبال نے 1936ء میں ایک خط کے ذریعہ پنڈت جواہر لال نہرو کو آگاہ کیا تھا کہ انگریزوں نے ان کو نبی بنا کر اس لئے پیش کیا ہے کہ انگریزی سامراجیت سے مسلمان لڑنے سے پرہیز کریں اور فرنگی اسعماریت کا ساتھ دیں۔قادیانی انڈیا اور اسلام دونوں کے غدار ہیں‘‘

(بحوالہ راشٹریہ سہارا ے فروری صفحہ ۲ زیر عنوان سرخی قادیانیوں کے بُک اسٹال کو کتاب میلہ سے فوراً ہٹایا جائے۔ملی اتحاد اور مجلس)

۲۔’’اپنے بُک اسٹال پر’’احمدیہ مسلم جماعت کا بورڈ آویزاں کیے ہوئے ہیں اور اس پر نمایاں حرفوں میں کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی لکھے ہوئے ہیں‘‘۔

(۳ فروری ۲۰۱۳ زیر عنوان۔سرخی کلکتہ کتاب میلہ میں قادیان سرگرم عمل،آزاد ہند صفحہ ۳)

۳۔’’قادیانیت کا تعلق اسلام سے قطعاً نہیں ہے،قادیانیت سے اختلاف کوئی مسلکی اور فروعی نہیں ہے بلکہ ایمان وعقیدہ کا معاملہ ہے چنانچہ عالم اسلام کے تمام مسائل کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی آخر الزمان ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتے ہیں اور عیسیٰؑ کے آسمان پر زندہ ہونے کو بھی تسلیم نہیں کرتے اس لئے اس فرقہ کا تعلق مسلمانوں سے نہیں ہے اور یہ فرقہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘

(آزاد ہند ۶ فروری ۲۰۱۳ صفحہ ۳ سرخی جماعت احمدیہ قادیانیت کا تعلق اسلام سے قطعاً نہیں ہے بیان مفتی ابو القاسم نعمانی)

۴۔’’دُنیا کے سارے مسلمان ادارے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو یہودیوں اور نصرانیوں کی سازش سے مسیح موعود اور نبی بنا کر پیش کرتے ہیں۔‘‘

(راشٹریہ سہارا کلکتہ ۵ فروری صفحہ ۲)

ان گھسے پٹے اور سو سال سے زائد پرانے اعتراضات کا جواب احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے ہزاروں بار دیا جاچکا ہے۔مگر شرم اُن کو ذرہ نہیں آتی کے مصداق بار بار وہی راگ دھرایا جاتا ہے۔ہم ان اعتراضات پر سوائے’’لعنة اللہ علی الکاذبین‘‘ کے کیا جواب دیں۔

احمدیہ مسلم جماعت پر بہتان اور الزام تراشیاں کرنے والے اپنے زعم میں یہ خام خیال رکھتے ہیں کہ جو بات ہم نے کہہ دی وہی برحق عقیدہ اور پتھر کی لکیر ہے جبکہ حقیقت اس کے بالکل برخلاف ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے علی الاعلان اس بات کی تشہیر کی جاتی ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر دل وجان سے ایمان لاتے ہیں چنانچہ ان غلط بیانیوں کا جواب میڈیا کے ذریعہ شائع کیا گیا اور روزنامہ راشٹریہ سہارا ۷ فروری ۲۰۱۲ صفحہ ۲ میں احمدیہ مسلم جماعت کا مؤقف شائع کیا گیا (تراشہ ملاحظہ کریں صفحہ ۱۴ پر) لیکن باوجود اس اعلان کے نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے علمبردار میڈیا کے ذریعہ احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف پریس ریلیز اور ردقادیانیت کے جلسے کرنے سے باز نہیں آتے۔ان کا مقصد سستی شہرت اور آپسی اتحاد وتفریق کی فضا کو خراب کرنا ہوتا ہے۔ ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ جھوٹے پروپیگنڈہ کے پس پردہ بہت سارے ذاتی عوامل کارفرما ہوتے ہیں اور جب بھی احمدیہ مسلم جماعت کی مخالفت میں تیزی آتی ہے تو اُس کے پیچھے مقاصد کچھ اور نظر آتے ہیں۔

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے رؤیا وکشوف پر مشتمل ان کی بعض ایمان افروز روایات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی اولادوں کو بھی وفا کے ساتھ جماعت سے منسلک رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو بھی اپنے ایمان اور یقین میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے

جلسہ سالانہ قادیان کے کامیاب و بابرکت انعقاد اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو بالخصوص جماعت کی ترقی اور اُمّت مسلمہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

مکرم پروفیسر بشیر احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری سراج دین صاحب (لاہور)، مکرم بابر علی صاحب معلم سلسلہ (انڈیا)
اور مکرمہ روبینہ نصرت ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب شہید (لاہور) کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍دسمبر 2012ء بمطابق 28؍فتح 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 18 جنوری 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

اس وقت مَیں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وہ روایات لی ہیں جو اُن کے رؤیا وکشوف کے بارے میں ہیں۔

پہلی روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ کی ہے۔ یہ کچھ دیر قادیان رہنے کے لئے آئے۔ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صحبت میں رہے تو (وہاں کے) جو مختلف واقعات تھے، ان کی ایک روایت پیچھے چلتی آ رہی ہے۔ اُس کے بعد آگے بیان کرتے ہیں کہ پانچ چھ روز کے بعد میں رخصت ہو کر واپس آ گیا (یعنی قادیان سے واپس چلے گئے)۔ واپس اپنے گھر آ کر، اپنے علاقے میں آ کر میں نے تبلیغ شروع کر دی۔ سب سے پہلے مَیں اپنے استاد صاحب کے پاس بغرض تبلیغ پہنچا۔ رات کے وقت اُن کو اور (اُن کے ساتھی تھے) میاں لال دین صاحب آرائیں، جو وہاں کے باشندے تھے، اُنہیں تبلیغ کی۔ کہتے ہیں اُسی رات جب میں نماز پڑھ کر سویا تو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے۔ آپ علیہ السلام کی کمر میں ایک کمر بند باندھا ہوا تھا اور نہایت چستی سے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بڑی تیزی سے مجھے ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ مدینہ شریف میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاں بیوت مبارک تھے، (جہاں اُن کے گھر تھے، وہاں انہوں نے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے) کھڑا کر دیا اور (پھر کہتے ہیں کہ خواب میں مجھے) آپ علیہ السلام نظر نہیں آئے اور میں اُن مکانات کو جو خام تھے (کچے مکان تھے) اور شمار میں نو (9) ہیں۔ دیکھ کر کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم مبارک ان گھروں میں رہتے تھے اور اُن کے شمالی سمت میں ایک خام مسجد ہے۔ خواب میں مَیں کہتا ہوں کہ یہ مسجد نبوی ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ صبح کو مَیں نے مولوی صاحب کو یہ خواب سنایا (یعنی اپنے استاد کو) اور ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' اُن کی خدمت میں پیش کی اور (وہاں سے آ گیا، اُن سے) رخصت ہوا۔ پندرہ روز کے بعد مولوی صاحب نے یہ کتاب پڑھی، قادیان روانہ ہوئے اور بیعت کر کے واپس آئے۔ اسی طرح میاں لال دین بھی بیعت میں داخل ہو گئے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 7 صفحہ 234-235۔ از روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

حضرت نظام الدین صاحبؓ، انہوں نے 1890ء یا 91ء میں بیعت کی تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بیعت سے بہت پہلے 1883ء۔ 1884ء میں دیکھ لیا تھا۔ کہتے ہیں ''مَیں ابھی بیعت میں داخل نہیں ہوا۔ نمازِ عصر مسجد مبارک سے پڑھ کر پرانی سیڑھیوں سے جب نیچے اترا تو ابھی سقفی ڈیوڑھی میں تھا (یعنی وہ ڈیوڑھی جس پر covered area تھا) کہ دو آدمی بڑے معزز سفید پوش جوان قد والے ملے۔ (یہ قادیان گئے ہوئے تھے) جو مجھے سوال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا پتہ مہربانی کر کے بتلائیں کہ کہاں ہیں؟ ہم بہت دور دراز سے سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ مَیں نے کہا آؤ مَیں بتلا دوں۔ انہوں نے کہا نہیں آپ ہمارے پیچھے ہو جائیں۔ اوپر ہیں تو ہم پہچانیں گے۔ تب میں اُن کے پیچھے ہو لیا۔ وہ میرے آگے آگے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چلے گئے۔ آگے اجلاس لگا ہوا تھا۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس تھی۔) اور حضور علیہ السلام دستارِ مبارک سر سے اتارے ہوئے بے تکلف حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جاتے ہوئے اُن میں سے ایک شخص نے حضور کو جاتے ہی پوچھا کہ آپ کا نام غلام احمد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''ہاں''۔ پھر اُس نے کہا کہ آپ کا دعویٰ مسیح موعود کا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ ''ہاں''۔ تو پھر اُس نے کہا کہ پہلے آپ کو السلام علیکم جناب حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور پھر میری طرف سے اور میں فلاں دن حضوری میں تھا۔ (یعنی اپنی خواب کا ذکر کر رہے ہیں) تب رسولِ خدا کا ہاتھ مبارک حضورؑ کے دائیں کندھے پر تھا۔ (یہ آگے وہی شخص اب اپنی خواب بتا رہے ہیں کہ فلاں دن مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا) اور رسولِ خدا کا ہاتھ مبارک حضور کے دائیں کندھے پر تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دائیں کندھے پر تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''هٰذَا مَسِيحٌ'' ان کی بیعت کرو اور میرا اسلام کہو۔ (یہ اُن لوگوں نے کہا۔) کہتے ہیں تب میرے دل نے سخت لرزہ کھایا۔ (یہ جو روایت بیان کرنے والے ہیں ناں حضرت نظام الدین صاحب، یہ اب آگے اپنا واقعہ بیان کر رہے ہیں کہ) تب میرے دل نے سخت لرزہ کھایا اور دعا مسجد اقصیٰ میں بہت زاری سے کی۔ اللہ کے صدقے، اللہ تعالیٰ کے قربان، کیسے جلدی اُس نے میرے آقا کی دعا سے اس عاجز گناہگار کو اُٹھایا ہے۔ اسی رات سے بشارتیں اعلیٰ سے اعلیٰ ہونی شروع ہو گئیں۔ (جب مَیں نے دعا کی۔) تمام خوابوں کے لئے تو میدانِ کاغذ کی ضرورت ہے (اتنی خوابیں ہیں کہ انتہا کوئی نہیں) صرف ایک آخری خواب جس نے میرے جیسے عاصی گناہگار کو شرف بیعت حاصل کرنے کی بخشی، جس کا (ذکر) درج ذیل کرتا ہوں۔ کہتے ہیں خواب میں دیکھا کہ ایک دریا شرق سے غرب کو جا رہا ہے جس کی چوڑائی تقریباً ایک میل کی ہوگی۔ پانی بہت مصفّٰی ہے جیسے کسی نے شعر کہا ہے ؎

مصفٰی ہمچو چشم تیز بیناں مصفٰی ہمچو از خلوت نشیناں

یعنی ایسا صاف جیسے ایک صاف نظر دیکھنے والی آنکھ ہے، جیسے صاف دل ایسا شخص جو خلوت میں ہو، علیحدگی میں ہو، الگ پاک سوچ رکھنے والا ہو، وہ بیٹھا ہوتا ہے۔ یہ تشبیہ انہوں نے دی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں بہت صاف پانی تھا، کوئی شئے اُس میں خوفناک نہیں ہے اور میں بڑی خوشی سے تیر رہا ہوں۔ جب مولوی عبداللہ کشمیری جو اُس وقت تک (میرا خیال ہے اس وقت تک) احمدی نہیں تھا اُس نے بہت دور کنارے جنوب سے بلند آواز سے کہا۔ اے منشی جی، اے بابو جی! کیا آپ نہا رہے ہیں؟ ذرا دل کی جگہ تو دیکھو جو بالکل خشک ہے۔ کہتے ہیں مَیں نہا رہا تھا۔ آواز آئی کہ دل کو دیکھو باوجود پانی میں تیرنے کے بالکل خشک ہے۔ تب میں اُسی عالم میں اچھل کر دیکھتا ہوں تو واقعی میرے دل کی جگہ بالکل خشک ہے۔ اچھلتا ہوں اور پانی ہاتھوں میں بھر کے دل کی جگہ ڈال رہا ہوں، مگر خشک۔ مَیں کہتا ہوں مولوی عبداللہ! یہ کیا بات ہے؟ اُس نے جواب دیا۔ مشرق کو منہ کر کے دیکھو کیونکہ میں مغرب کی طرف جا رہا تھا۔ مشرق کی طرف جب منہ کر کے دیکھا تو اُدھر ایک بڑا عظیم الشان پُل دریا پر ہے اور اُس پُل کے اوپر مرزا صاحب کے گھر ہیں۔ مَیں نے کہا مَیں اس طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ مرزا کے گھر ہیں۔ پھر مولوی عبداللہ نے کہا کہ جاؤ تو سہی۔ پھر جواب دیا کہ مَیں اُس طرف نہیں جاؤں گا۔ پھر مولوی عبداللہ روئے اور بلند آواز سے کہا کہ جاؤ تو سہی۔ تب اللہ تعالیٰ کے صدقے قربان، میں تیرتا ہوا پُل سے پار کی طرف شرق (یعنی مشرق کی طرف) چلا گیا۔ اُس طرف نکلا تو کنارہ گھاس والا پانی کے برابر ملا۔ محنت کر کے گھاس والے کنارے پر کھڑا ہو کر تمام بدن سے پانی نچوڑ رہا ہوں (خواب میں دیکھتے ہیں) مگر دل کا پانی جو خشک جگہ دل کی تھی (یعنی پہلے جب دریا میں نہا رہے تھے تو دل خشک تھا لیکن جب یہاں کھڑے ہو کر جسم سے پانی نچوڑنا شروع کیا تو کہتے ہیں کہ جو خشک جگہ دل

کی تھی) وہاں سے اتنا پانی جاری ہے جو ایک چشمے کی طرح جاری ہے، خشک ہونے تک نہیں آتا۔ آنکھ کھل گئی اور اُسی دن بیعت کرلی اور ٹھنڈ پڑگئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 189 تا 191۔ از روایات حضرت نظام الدین صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب، جنہوں نے 1906ء میں بیعت کی فرماتے ہیں کہ مَیں نے (اپنے ایک خواب کا پہلے ذکر کیا اُس کے بعد کہتے ہیں) ایک اور یہ خواب دیکھا کہ آپ نے جمعہ عید کی طرح پڑھایا ہے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جمعہ عید کی طرح پڑھایا ہے) خطبہ کرنے کے لئے ایک کمرہ ہے۔ قرآنِ شریف پکڑ کر آپ اُس کے اندر تشریف لے گئے۔ وہ کمرہ مسجد کے داہنے کونے میں ہے۔ آپ کے پیچھے چار سکھ بھی، جن کے کپڑے میلے کچیلے ہیں اور اُن کے پاس کوئی ہتھیار بھی معلوم ہوتا تھا مگر ظاہراً نظر نہیں آتا تھا، اندر داخل ہوگئے۔ اُس وقت میرے دل میں یہ بات گزری کہ یہ شاید حضرت اقدس پر حملہ کریں گے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کرسی پر بیٹھے ہوئے میز پر قرآنِ شریف رکھ کر پڑھ رہے ہیں اور وہ چار سکھ پاس بیٹھ کر قرآنِ شریف سن رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ باہر نکلے۔ اُس وقت اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ وہ اپنی آنکھوں کو پونچھتے آتے تھے۔ مجھے اُس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُن پر بہت رقت طاری ہوگئی ہے اور یہ مرید بن گئے۔ وہ روتے بھی ہیں اور پنجابی میں یہ الفاظ بھی کہتے ہیں کہ ''چندہ ایویں تے نئیں ناں منگدا'' گویا کہ وہ معتقد ہوگئے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 161 روایات حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ جنہوں نے 1901ء میں بیعت کی تھی بیان کرتے ہیں کہ 1902ء میں حضور کی کسی ایک تحریر کے اندر ''میری نبوت'' اور ''میری رسالت'' کے الفاظ تھے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کوئی تحریر انہوں نے پڑھی جس میں یہ لکھا ہوا تھا، یہ الفاظ تھے کہ ''میری نبوت'' اور ''میری رسالت'') کہتے ہیں اس کو دیکھ کر میری طبیعت میں قبض پیدا ہوئی (کہ یہ نبوت اور رسالت کو اس طرح واضح طور پر کیوں لکھا ہوا ہے؟) کہتے ہیں پھر مَیں نے کسی سے دو تین روز تک بات نہیں کی۔ آخر تیسرے دن مجھے الہاماً بتایا گیا کہ ''لَا رَیْبَ فِیْہ''۔ اب اس کے بعد (کہتے ہیں کہ اس الہام کے بعد) مَیں اَوَدھ میں ملازمت کے سلسلے میں چلا گیا اور مطالعہ کا موقع ملا۔ اور خدا کے فضل سے علم میں اضافہ ہوکر وہ وقت آ گیا جب اللہ تعالیٰ قادیان لے آیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد رجسٹر نمبر 11 صفحہ 256 از روایات حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ)

حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ (ان کا سن بیعت 1897ء ہے) بیان کرتے ہیں کہ مجھے بیعت کی تحریک حضرت والد صاحب کو تحریک اور ایک خواب کے ذریعہ سے ہوئی۔ (کہتے ہیں) مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور ایک چارپائی پر لیٹے ہیں اور بہت بیمار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے پاس کھڑے ہیں جیسے کسی بیمار کی خبر گیری کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی سے آپ کے کندھے کا سہارا دے کر کھڑے ہوئے۔ اُس کے بعد اس حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکچر دینا شروع کر دیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق بیان تھا اور اس کے بعد خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تندرست ہوگئے ہیں اور آپ کا چہرہ پُر رونق ہوگیا۔ جس سے میں نے یہ تعبیر نکالی کہ اب اسلام حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے ذریعہ سے دوبارہ زندہ ہوگا۔ چنانچہ اس خواب کے بعد پھر میں نے بیعت کرلی۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ۔ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 28 حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں (ان کی بیعت 1903ء کی ہے۔ یہ حضرت اُمّ طاہر کے بھائی تھے) کہ میری عمر سات آٹھ سال کی ہوگی، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ گھر میں اس بات کا تذکرہ ہوا (یعنی اُس زمانے میں سات آٹھ سال کے بچے کی بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا تھا۔) کہتے ہیں گھر میں اس بات کا تذکرہ ہوا کہ کسی شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ کہ اس نے یہ خواب دیکھا ہے کہ کچھ فرشتے ہیں جو کالے کالے پودے لگا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ طاعون کے پودے ہیں اور دنیا میں طاعون پھیلے گی اور یہ کہ میری آمد کی بھی یہ نشانی ہے۔ اس وقت ہم تحصیل رعیہ میں تھے۔ والد صاحب وہاں شفاخانے کے انچارج ڈاکٹر تھے۔ اسی عرصے کی بات ہے کہ مَیں نے ایک خواب دیکھا کہ کسی نے گھر میں آکر اطلاع دی کہ نانا جان آرہے ہیں۔ چنانچہ ہم باہر اُن کے استقبال کے لئے دوڑے۔ شفاخانے کی فصیل (یعنی ہسپتال کی دیوار) کے مشرق کی جانب کیا دیکھتا ہوں کہ بہلی میں نانا جان سوار ہیں، سبز عمامہ ہے اور بھاری چہرہ ہے۔ رنگ بھی گندمی اور سفید ہے اور داڑھی بھی سفید ہے۔ اور سورج نکلا ہوا ہے۔ مجھے فرماتے ہیں کہ میں آپ کو قرآن پڑھانے کے لئے آیا ہوں۔ اور انہی دنوں مَیں نے یہ خواب بھی دیکھا کہ رعیہ کی مسجد ہے اور اُس کے دروازے پر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' لکھا ہوا ہے لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے، اُس کے الفاظ مدھم تھے۔ امام الزمان آتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہوتے ہیں، (یہ نظارہ دیکھا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہے لیکن الفاظ مدھم ہیں۔ اُس کے بعد پھر نظارے میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لاتے ہیں، مسجد میں داخل ہوتے ہیں) مَیں بھی ساتھ جاتا ہوں، مسجد کی صفیں ٹیڑھی ہیں۔ آپ ان صفوں کو درست کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں ہم اُس زمانے میں احمدی نہیں ہوئے تھے۔ اُس زمانے میں اس بات کا عام چرچا تھا کہ مسلمان برباد ہوچکے ہیں اور تیرھویں صدی کا آخر ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ بھی تشریف لائیں گے۔ (مسلمانوں میں جو عام تصور پایا جاتا تھا کہ عیسیٰ اور مہدی دو علیحدہ علیحدہ شخص ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس بات کا بڑا چرچا تھا۔) چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ اُس مہدی اور عیسیٰ کی آمد کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھیں کہ وہ زمانہ قریب آرہا ہے اور یہ بھی ذکر کیا کرتی تھیں کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کا ہونا بھی حضرت مہدی کے زمانے کے لئے مخصوص تھا اور وہ ہوچکا ہے۔ آگے لکھتے ہیں ممکن ہے کہ یہ خوابیں اس بچپن میں شنیدہ باتوں کے اثر کے ماتحت خواب کی صورت نظر آتی ہوں لیکن واقعات یہ بتلاتے ہیں کہ وہ مہدی اور مسیح کے آنے کا عام چرچا اور یہ خوابیں جو بڑوں چھوٹوں کو اُس زمانے میں آیا کرتی تھیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ہوا چلی تھی کہ بچوں اور بڑوں سب کو آیا کرتی تھیں۔) آنے والے واقعات کے لئے بطور آسمانی اطلاع کے تھیں۔

(چنانچہ یہ پورا خاندان حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کا احمدی ہوا اور اخلاص و وفا میں بڑی ترقی کی۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ۔ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 142-143۔ بقیہ روایات حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ)

حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحبؓ جن کا بیعت کا سن 1898ء کا ہے، فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ آپ حامد علی کے ساتھ مہمان خانے میں جائیں اور ظہر کے وقت مَیں پھر ملاقات کروں گا۔ (جب یہ وہاں پہنچے تو ان کو یہ کہا گیا) کہتے ہیں مَیں مہمان خانے چلا گیا وہاں کھانا آیا، ذرا آرام کیا۔ ظہر کی اذان ہوئی۔ مجھے پہلے ہی حامد علی صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ پہلی صف میں جا کر بیٹھ جائیں۔ چنانچہ میں اُسی ہدایت کے ماتحت پہلی صف میں ہی قبل از وقت جا بیٹھا۔ حضور تشریف لائے، نماز پڑھی گئی۔ نماز کے بعد حضور میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ کب جانا چاہتے ہیں۔ مَیں نے کہا حضور! ایک دو روز ٹھہروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ کم از کم تین دن ٹھہرنا چاہئے۔ دوسرے روز ظہر کے وقت میں نے بیعت کے لئے عرض کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ابھی نہیں، کم از کم کچھ عرصہ یہاں ٹھہریں۔ ہمارے حالات سے آپ واقف ہوں۔ اس کے بعد بیعت کرلیں۔ مگر مجھے پہلی رات ہی مہمان خانے میں ایک رؤیا ہوئی جو یہ تھی۔ (اب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خواب کے ذریعہ سے رہنمائی ہو رہی ہے۔ یہ جو غیر احمدی کہتے ہیں ناں یا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بغیر سوچے سمجھے لوگ بیعت کر لیتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی بڑے آرام سے بیعت لے لیا کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام تو ہر ایک کی حالت کے مطابق بیعت لیتے تھے جب تک یہ تسلی نہیں ہوجاتی تھی کہ اس شخص کی تسلی ہوگئی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں میں نے ایک خواب دیکھی۔) مَیں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک نور نازل ہوا اور وہ میرے ایک کان سے داخل ہوا اور دوسرے کان سے تمام جسم سے ہو کر نکلتا ہے۔ اور آسمان کی طرف جاتا ہے۔ (یعنی یوں ہو کر نکل نہیں گیا بلکہ یہ داخل ہو کے سارے جسم میں سے گزرا پھر دوسری طرف سے نکل گیا اور پھر آسمان کی طرف چلا جاتا ہے) اور پھر ایک طرف سے آتا ہے اور اس میں کئی قسم کے رنگ ہیں۔ سبز ہے، سرخ ہے، نیلگوں ہے، اتنے ہیں کہ گنے نہیں جا سکتے۔ قوسِ قزح کی طرح تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام دنیا روشن ہے اور اُس کے اندر اس قدر سرور اور راحت تھی کہ مَیں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مجھے صبح اُٹھتے ہی یہ معلوم ہوا کہ رؤیا کا مطلب یہ ہے۔ (اس خواب کا مطلب یہ ہے) کہ آسمانی برکات سے مجھے وافر حصہ ملے گا اور مجھے بیعت کرلینی چاہئے۔ اسی رؤیا کی بناء پر مَیں نے حضرت صاحب سے دوسرے روز ظہر کے وقت بیعت کے لئے عرض کیا مگر حضور نے منظور نہ فرمایا اور تین دن کی شرط کو برقرار رکھا۔ چنانچہ تیسرے روز ظہر کے وقت میں نے عرض کیا کہ حضور! مجھے شرح صدر ہوگیا ہے اور لِلّٰہ میری بیعت قبول کرلیں۔ (خدا کے واسطے بیعت قبول کرلیں۔) چنانچہ حضور نے میری اپنے دستِ مبارک پر بیعت لی اور میں رخصت ہو کر لاہور آ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 9 صفحہ 127-126۔ از روایات حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحبؓ)

حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحبؓ بیان فرماتے ہیں (ان کا بیعت سن 1898ء ہے۔ پہلے بھی انہی کی روایت تھی) کہ لاہور میں ایک وکیل ہوتے تھے، ان کا نام کریم بخش تھا۔ وہ بڑی فحش گالیاں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو دیا کرتے تھے۔ ایک دن دورانِ بحث اُس نے کہا کہ کون کہتا ہے مسیح مر گیا؟ مَیں نے جواباً کہا کہ مَیں ثابت کرتا ہوں کہ مسیح مر گیا۔ اُس نے اچانک ایک تھپڑ بڑے زور سے مجھے مارا۔ اس سے میرے ہوش پھر گئے اور مَیں گر گیا۔ (یعنی بیہوشی کی کیفیت ہوگئی) جب مَیں وہاں سے چلا آیا تو اگلی رات مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ کریم بخش ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر پڑا ہے اور اُس کی چارپائی کے نیچے ایک گڑھا ہے اس میں وہ گر رہا ہے اور نہایت بے کسی کی حالت میں ہے۔ صبح میں اُٹھ کر اُس کے پاس گیا اور میں نے اُسے کہا کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ تو ذلیل ہوگا۔ چنانچہ تھوڑے عرصے کے بعد اس کی ایک بیوہ لڑکی کو ناجائز حمل ہوگیا۔ اُس نے کوشش کر کے

جنین کو گروایا۔مگر اس سے لڑکی اور جنین دونوں کی موت واقع ہوگئی۔ پولیس کو جب علم ہوا تو اُس کی تفتیش ہوئی جس سے اُس کا کافی روپیہ ضائع گیا اور عزت بھی برباد ہوئی۔ وہ شرم کے مارے گھر سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ مجھے جب علم ہوا تو میں اُس کے گھر گیا، اُسے آواز دی۔ وہ باہر آیا۔ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود کی مخالفت کا وبال چکھ لیا ہے یا ابھی اس میں کچھ کسر باقی ہے۔اُس نے مجھے گالیاں دیں اور شرمندہ ہوکر اندر چلا گیا۔(یعنی اثر پھر بھی اُس پر نہیں ہوا) اور پھر کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 9 صفحہ 207-206 از روایات حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحبؓ)

اس قسم کے واقعات اب بھی ہوتے ہیں۔ پاکستان میں جو ظلم ہو رہے ہیں، ان میں اس قسم کے واقعات بھی ساتھ ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ بیان اس لئے نہیں کیا جاتا کہ بعض اَور وجوہات ہیں۔ کیونکہ ابھی وہاں کے حالات ایسے نہیں، کہیں اَور تنگ نہ ہوں۔لیکن اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی، ان حالات میں بھی یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کرنے والے ہیں، اُن سے انتقام لیتا جارہا ہے۔کئی واقعات لوگ لکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی پکڑ کی۔ کس طرح اُن کی ذلّت کے سامان کئے۔لیکن بہر حال جب وقت آئے گا تو وہ بیان بھی کردیئے جائیں گے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن لوگوں کا، اُس علاقے کے لوگوں کا پھر اس کو دیکھ کے ایمان بہر حال بڑھتا ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں۔انہوں نے 1897ء میں بذریعہ خط بیعت کی تھی اور دو سال بعد زیارت ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ مولوی امام الدین صاحب 1897ء میں مجھ سے پہلے بھی ایک دفعہ قادیان جاچکے تھے، مگر مخالفانہ خیالات لے کر آئے تھے۔(قادیان تو گئے تھے لیکن بیعت نہیں کی اور نہ صرف بیعت نہیں کی بلکہ مخالفت میں بڑھ گئے۔) مگر جب مجھے بار بار خوابیں آئیں اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قادیان آئے ہیں تو ان پر (امام الدین صاحب پر) بھی اثر ہوا۔اور ہم دونوں نے 99ء میں جا کر بیعت کی۔ جب ہم مسجد مبارک کے پاس پہنچے تو مولوی صاحب سیڑھیوں پر آگے آگے تھے اور میں پیچھے پیچھے۔میں نے یہ بات سنی ہوئی تھی کہ بزرگوں کو خالی ہاتھ نہیں ملنا چاہئے۔مَیں نے پیچھے سیڑھیوں پر کھڑے ہوکر ایک روپیہ نکالا۔مولوی صاحب حضرت صاحب سے ملے۔حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو کہا کہ جو لڑکا آپ کے پیچھے ہے اس کو بلاؤ۔مَیں جب حاضر ہوا تو حضور علیہ السلام کی بزرگ شان کا تصور کرکے میری چیخیں نکل گئیں۔حضرت صاحب میری پیٹھ پر بار بار ہاتھ پھیرتے اور تسلی دیتے مگر مَیں روتا ہی جاتا تھا‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 10 صفحہ 32-33 از روایات حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ)

کیونکہ خوابیں یاد آجاتی تھیں، کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قادیان میں دیکھا۔اور اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ کے ایک اپنی کیفیت بھی تھی۔

حضرت چوہدری احمد دین صاحب (ان کی بیعت غالباً 1905ء کی ہے) بیان کرتے ہیں کہ راولپنڈی میں کتابیں دیکھنے سے پہلے مَیں نے ایک خواب دیکھا۔(یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں دیکھنے سے پہلے۔) کہ گویا حضرت داتا گنج بخش صاحب کا روضہ ہے اور مجھے اُس وقت ایسا معلوم ہوا کہ یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ ہے جس پر کہ چاندی کا کٹہرا لگا ہوا ہے۔ایک شخص کے ہاتھ میں پھولوں کا ہار تھا، اُس نے قبر کے اوپر ہوکر وہ ہار اپنے دونوں ہاتھوں سے نیچے کیا تو اُس کے ہاتھ نیچے چلے گئے۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ جسمِ مطہر کے نیچے اُس نے وہ پھولوں کا ہار رکھ دیا ہے۔(یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے نیچے وہ ہار رکھ دیا ہے) جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مدفون ایک بارہ سالہ لڑکے کی شکل میں باہر نکل آیا اور سب سے پہلے انہوں نے مجھ سے معانقہ کیا۔اُس لڑکے کی شکل حضرت مرزا صاحب کی شکل سے ملتی تھی۔ مَیں نے اُس وقت خیال کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ الٰہی کے خلاف کس طرح دنیا میں زندہ ہوکر آسکتے ہیں؟ اُس وقت یہ بھی خیال آیا کہ مرزا صاحب جو بروزِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرتے ہیں۔تو یہ وہی واقعہ نہ ہو۔اتنے میں مجھے جاگ آگئی۔اُس خواب سے مجھے حضرت صاحب کی صداقت کے متعلق کچھ اثر ہوا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 10 صفحہ 68 تا 70 از روایات حضرت چوہدری احمد دین صاحبؓ)

حضرت مہر غلام حسن صاحبؓ بیان کرتے ہیں (1898ء یا 99ء کی ان کی بیعت ہے) کہ بیعت سے ایک سال قبل میں نے خواب میں دیکھا۔اُس وقت ہم چکڑالوی تھے۔اس سے پہلے اہلحدیث تھے۔ ہمارے محلے میں ایک شخص احمدی آگیا۔ہم نے اس کا مسجد میں نماز پڑھنا اور کنوئیں میں سے پانی بھرنا بند کردیا تھا۔اس لئے کہ ہم اُسے دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے تھے۔کہتے ہیں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے کنوئیں کے مغرب کی طرف امریکن پادریوں کی ایک کوٹھی ہے۔مَیں نے دیکھا کہ مغرب کی طرف ایک راستہ ہے۔راستہ میں ایک آدمی کھڑا ہے۔اُس نے ایک پتنگ اڑائی ہے۔مَیں اُس آدمی کی طرف بھی دیکھ رہا ہوں اور اِس آدمی کو بھی۔(دو آدمی تھے ناں۔تو اِس آدمی کی طرف بھی دیکھ رہا ہوں اور اُس آدمی کو بھی۔) اسی اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ اس کوٹھی میں ایک مرصع تخت بچھا ہے۔(ایک بڑا سجایا تخت ہے) اُس پر ایک خوبصورت لڑکا بیٹھا بانسری بجارہا ہے اور تخت ہوا میں لہرا رہا ہے۔وہ بوڑھا آدمی جو پتنگ اڑا رہا تھا اُس نے پتنگ اس لڑکے کی طرف اُڑایا یہاں تک کہ پتنگ لڑکے کے سر کے ساتھ لگا۔اُس کا لگنا ہی تھا کہ دھواں پیدا ہوگیا۔نہ وہ تخت رہا، نہ لڑکا۔سب کچھ دھواں ہوگیا۔ پہلے لڑکے کی شکل سیاہ ہوئی پھر دھواں ہوگیا مگر پتنگ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔پھر میں نے مولوی فیض دین صاحب کو اس مسجد کبوتراں والی میں آکر خواب سنائی۔مگر انہوں نے کہا کہ یہ یونہی خیال ہے، جانے دو۔دوسری خواب کا ذکر کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم دونوں بھائی بازار میں جارہے تھے، تمام بستی ہندوؤں کی تھی۔ایک بوڑھے شخص کو ہم نے قرآن پڑھتے سنا۔جب ہم واپس آئے تو پھر بھی وہ پڑھ رہا تھا۔میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ شخص پکا مسلمان اور بے دھڑک آدمی ہے جو ہندوؤں کی بستی میں قرآن پڑھ رہا ہے۔ بیعت کے بعد جب حضرت صاحب کا فوٹو دیکھا تو پتہ لگا کہ یہ وہی شخص ہے اور جو شخص پہلی خواب میں پتنگ اڑا رہا تھا وہ بھی یہی شخص تھا، (یعنی دونوں خوابوں میں ایک ہی شخص تھا)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 10 صفحہ 167-168۔از روایات حضرت مہر غلام حسن صاحبؓ)

حضرت مہر غلام حسن صاحبؓ (مزید) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مَیں قادیان گیا۔حضرت صاحب فرمانے لگے کہ بتاؤ سیالکوٹ میں طاعون کا کیا حال ہے؟ میں نے واردات کا ذکر کیا۔ساتھ ہی میں نے ایک خواب بیان کیا کہ یا حضرت! میں نے دیکھا کہ ہمارے مکان پر پولیس کے آدمی بندوقوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کا گھر طاعون سے محفوظ رہے گا۔آپ کا خدا حافظ ہے۔(چنانچہ محفوظ رہے۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 10 صفحہ 173-174۔از روایات حضرت مہر غلام حسن صاحبؓ)

حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں بیان فرماتے ہیں کہ اپنے لڑکے عبدالحق کی پیدائش کے بعد میں قادیان آیا اور مسجد مبارک میں خواب کی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ حضور اس مسجد میں ٹہلتے ہیں اور اس مسجد میں صندوق رکھے ہوئے ہیں۔آپ نے میرا نام سرخ سیاہی سے ایک کتاب میں درج کیا اور فرمایا کہ بابو فتح دین کو کہہ دینا کہ اب کے 13 /دسمبر کو جلسہ نہیں ہوگا۔ یہ مسجد اُس وقت فراخ نہ تھی۔خواب میں دیکھا کہ سات پٹواری مسجد مبارک کے دروازے پر بیٹھے ہیں۔اُن سات میں سے صرف مجھ کو حضور نے بلوایا ہے۔تعبیر پوچھنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ سات پٹواری احمدی ہوں گے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 11 صفحہ 355-356۔از روایات حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں)

حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ بیان کرتے ہیں (بیعت 1891ء کی ہے) کہ رہتاس میں ہم اپنے بھائی منشی گلاب دین صاحب سے کتابیں سنا کرتے تھے، مرثیہ اور دیگر نظمیں وغیرہ، کیونکہ ہم غالی شیعہ تھے۔ ماتم وغیرہ کیا کرتے تھے۔ مرأۃ العاشقین وغیرہ پڑھتے تھے۔ بعض وقت فقراء: امام غزالی اور شیخ عطّار وغیرہ کی باتیں سنایا کرتے تھے۔ایک دن کہنے لگے کہ اگر سراج السالکین مصنفہ امام غزالی جیسی تحریر لکھنے والا آج پیدا ہوجائے تو چاہے ہمیں سو، دوسو، چارسو میل پیدل جانا پڑے ہم ضرور جائیں گے۔ اتفاقاً یہاں سے (یعنی قادیان سے) توضیح مرام، فتح اسلام دونوں رسالے وہاں پہنچ گئے۔ یہ اشتہار بابا قطب الدین آف مالیر کوٹلہ فقیر لائے تھے۔اُن کو ایک خواب آیا تھا کہ میں سیالکوٹ گیا ہوں اور وہاں حضرت صاحب سے جا کر ملا ہوں۔ چنانچہ اُس نے واقعی جانے کا عزم کرلیا اور جس طرح خواب میں لباس اور حضور کا نکلنا دیکھا تھا، ویسا ہی پایا اور یہ کتابیں ساتھ لایا۔آخر منشی گلاب دین صاحب سے ملا اور کتابیں دے کر کہا کہ مَیں نے اپنی لڑکی کے پاس جانا ہے۔آپ ایک دو روز میں یہ کتابیں دیکھ لیں۔(یعنی ادھار کتابیں اُن کو دے گئے کہ مَیں نے آگے سفر پر جانا ہے، دو تین دن ہیں، آپ یہ کتابیں دیکھ لیں۔) وہ رسالے منشی صاحب نے ہمیں پڑھ کر سنائے اور کہا کہ یہ تحریر شیخ عطّار اور امام غزالی وغیرہ سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔(پہلے ان کی کتابیں پڑھا کرتے تھے ناں، جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھیں تو کہتے ہیں یہ تحریر تو اُن سے بہت اعلیٰ ہے) ان دنوں بیعت کا اشتہار حضور نے دیا تھا۔خاکسار (یعنی یہ روایت کرنے والے) اور منشی گلاب الدین صاحب اور میاں اللہ دتہ صاحب تینوں نے اُسی وقت بیعت کا خط لکھ دیا۔ یہ غالباً 1891ء کی بات ہے۔جب وہ رسالے سنا چکے تو مَیں

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar, Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,
9437032266, 9438332026, 943738063

نے کہا کہ تمہارا وعدہ تھا کہ اگر اس وقت اس قسم کا آدمی ملے تو چاہے چار سو میل جانا پڑے ہم جائیں گے۔ اب بیعت ہم کر چکے ہیں اور جلسہ سالانہ 1892ء کا بالکل قریب ہے۔ اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ چلو زیارت بھی کر آئیں اور جلسہ بھی دیکھ آئیں۔ چنانچہ ہم تینوں نے عزم کر لیا۔ میں ایک جگہ پانچ چھ میل کے فاصلے پر دکان کیا کرتا تھا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ پرسوں چلیں گے۔ لیکن وہ لوگ میرے آنے سے پہلے چل پڑے (وہاں ’’کریالہ‘‘ ایک سٹیشن تھا۔’’ وہ کریالہ والے سٹیشن پر چلے گئے۔ روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ میں جہلم سے سوار ہو گیا۔ کریالہ میں ہم تینوں اکٹھے ہو گئے۔ اگلے دن لاہور پہنچے۔ کسی نانبائی کی دکان سے روٹی کھائی۔ لوگ کہنے لگے کہ گاڑی چھ بجے شام کو چلے گی۔ چنانچہ ہم نے عجائب گھر، چڑیا گھر وغیرہ کی سیر کی۔ شام کو سٹیشن پر آ کر بٹالہ کا ٹکٹ حاصل کیا۔ رات گیارہ بجے بٹالہ ایک سرائے میں پہنچے۔ چارپائی بھی کوئی نہ تھی اور وہاں گند پڑا ہوا تھا۔ وہاں رہنے کو دل نہیں چاہا۔ شہر میں ایک مسجد میں پہنچے۔ مسجد میں رات کو آرام کیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ مسجد مولوی محمد حسین بٹالوی کی تھی۔ جب صبح نماز پڑھ کر بیٹھ گئے تو مولوی محمد حسین صاحب پوچھنے لگے کہ مہمان کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے منشی گلاب الدین صاحب کو کہا کہ آپ تعلیم یافتہ ہیں اور یہ مولوی معلوم ہوتے ہیں۔ آپ ہی بات کریں۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہم رہتاس ضلع جہلم سے آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے مہمان سمجھ کر گنے کے رَس کی کھیر کھلائی۔ پھر پوچھا کہ آپ کہاں جائیں گے۔ منشی صاحب نے کہا قادیان۔ مولوی صاحب کہنے لگے ادھر کیا کام ہے؟ منشی صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے اور جلسہ کا بھی اعلان کیا ہے۔ کہتے ہیں لکھتے ہوئے کہ ایک بات رہ گئی کہ جب رہتاس میں منشی صاحب نے رسالے سنائے تو بھائی اللہ دتہ تیلی نے کہا کہ یہ جو مرزا صاحب نے کہا ہے کہ مسیح مر گیا ہے اور مَیں آنے والا مسیح ہوں، یہ معمولی بات نہیں ہے اور نہ ایسا کہنے والا معمولی انسان ہے جو تیرہ سو سال کی اتنی بڑی غلطی کو نکالے۔ خیر کہتے ہیں مولوی محمد حسین صاحب سے ہماری باتیں ہو رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری عقل ماری ہوئی ہے۔ اگر مرزا اچھا ہوتا (یعنی صحیح ہوتا) تو کیا ہم نہ جاتے؟ (مَیں نہ بیعت کر لیتا جا کے؟) پس تم واپس چلے جاؤ۔ کہنے لگا کہ مرزا صاحب ہمارے واقف ہیں۔ مَیں اُن کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ انہوں نے تو ایک دوکان کھولی ہوئی ہے جو چلے گی نہیں۔ خوامخواہ تم بھی پیسے برباد کر رہے ہو۔ اُن کے پاس جانے کا کیا فائدہ۔ وہ کہتے ہیں میرے ساتھی بات سن کے خاموش ہو گئے۔ مَیں نے کہا کہ جو پیسے صَرف کرنے تھے، وہ تو خرچ ہو گئے۔ اب تو ہم ضرور جائیں گے۔ دیکھ کر واپس آئیں گے۔ خیر اُس نے روٹی منگوائی اور روٹی کھا کر ہم پیدل چل پڑے۔ قادیان پہنچے، جلسہ شروع تھا۔ پچیس تیس آدمی تھے ((1۔ جلسہ فصیل پر ہوا۔ ایک تخت پوش تھا اور چند صفیں تھیں۔ کھانے کے لئے پلاؤ زردہ اور پُھلکے آ گئے۔ ہم نے کھا لئے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بسترے اور جگہ دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اس نے جگہ بتلائی۔ رات گزری۔ صبح سویرے کھانا کھا کر دس بجے جلسہ میں شامل ہوئے۔ حضرت صاحب تشریف لائے۔ حضور کبھی رومی ٹوپی سر پر رکھا کرتے تھے، کبھی اُس پر ہی پگڑی باندھ لیا کرتے تھے اور ٹوپی پگڑی میں سے نظر آتی تھی۔ حضور جب تخت پوش پر کھڑے ہوئے تو میں نے ساتھیوں کو کہا کہ دیکھو ایسی نورانی شکل بھلا اور کوئی نظر آ سکتی ہے۔ اگر مولوی محمد حسین کی باتوں پر جاتے تو کیسے بدنصیب ہوتے‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 10 صفحہ 314 تا 317۔ از روایات حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ)

حکیم عبدالصمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (بیعت 1905ء کی ہے) کہ حضرت صاحب نے تقریر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور فرمایا کہ جو لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے میرے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتے وہ اس دعا کو کثرت سے پڑھیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کی پنجوقتہ نمازوں میں بتلائی ہے۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ (الفاتحۃ:6)۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت کثرت سے پڑھیں۔ زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک اللہ تعالیٰ اُن پر حق ظاہر کر دے گا۔ کہتے ہیں مَیں نے تو اُسی وقت سے شروع کر دیا۔ مجھ پر تو ہفتہ گزرنے سے پہلے ہی حق کھل گیا۔ مَیں نے دیکھا (خواب بتا رہے ہیں) کہ حامد کے محلہ کی مسجد میں ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ مَیں حضرت صاحب کی طرف مصافحہ کرنے کے لئے بڑھنا چاہتا تھا کہ ایک نابینا مولوی نے مجھ کو روکا۔ دوسری طرف میں نے بڑھنا چاہا تو اُس نے اُدھر سے بھی روک لیا۔ پھر تیسری مرتبہ مَیں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کرنا چاہا تو اُس نے مجھ کو پھر روکا۔ تب مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اُسے مارنے کے لئے ہاتھ اُٹھایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ نہیں غصہ نہ کرو، مارو نہیں۔ (خواب کا ذکر فرما رہے ہیں۔) مَیں نے عرض کیا کہ حضور! مَیں تو حضور سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں اور یہ مجھ کو روکتا ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں نے صبح میر قاسم علی صاحب اور مولوی محبوب احمد صاحب، مستری قادر بخش صاحب کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا۔ (خواب بیان کی۔) میر صاحب نے کہا کہ اسے لکھ دو۔ مَیں نے لکھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے نیچے لکھ دو کہ مَیں اپنے اس خواب کو حضور کی خدمت میں ذریعہ بیعت قرار دیتا ہوں۔ مَیں نے لکھ دیا۔ مولوی محبوب احمد صاحب جو غیر احمدی تھے انہوں نے کہا کہ تم کو اپنے والد کا مزاج بھی معلوم ہے۔ وہ ایک گھڑی بھر بھی تم کو اپنے گھر نہیں رہنے دیں گے۔ مَیں نے کہا مجھے اُن کی کوئی پرواہ نہیں۔ خیر حضرت صاحب نے بیعت منظور کر لی اور مجھے لکھا کہ تمہاری بیعت قبول کی جاتی ہے۔ اگر تم پر کوئی گالیوں کا پہاڑ کیوں نہ توڑے، نگاہ اُٹھا کر مت دیکھنا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 12 صفحہ 17-18۔ از روایات حضرت حکیم عبدالصمد صاحبؓ ولد حکیم عبدالغنی صاحب)

پس یہ چند واقعات تھے جو مَیں نے اس وقت بیان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی اولادوں کو بھی وفا کے ساتھ جماعت سے منسلک رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو بھی اپنے ایمان اور یقین میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے،۔

آج کل قادیان میں جلسہ کی تیاریاں ہیں۔ کل سے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جلسہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے اور جو بھی شاملین ہیں وہ جلسہ سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ بہت سارے مہمان دنیا بھر سے گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت وہاں تقریباً اکیس یا بائیس ممالک کی نمائندگی ہو گئی ہے، مَیں اُن کو بھی کہتا ہوں کہ وہ لوگ جس مقصد کے لئے گئے ہوئے ہیں اُس کو پورا کریں۔ دعاؤں میں وقت گزاریں اور اگر اُن کو موقع ملے تو اُن مقدس جگہوں پر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کی ہیں، دعائیں کریں اور جماعت کی ترقی کے لئے سب سے بڑھ کر دعا کریں۔ دشمنوں سے نجات پانے کے لئے خاص دعا کریں۔ وہاں یہ دعائیں سب سے زیادہ احمدیت والی دعائیں ہونی چاہئیں۔

اسی طرح مسلم اُمّہ کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی سیدھے راستے پر چلائے، ان کی رہنمائی فرمائے اور ان کو بھی زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح آجکل مسلمان ممالک کے، خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے ممالک کے، اور شام کے خاص طور پر حالات بہت خراب ہوئے ہوئے ہیں۔ وہاں کے احمدی لکھتے ہیں کہ اتنے برے حالات ہیں کہ جس کا اندازہ بھی باہر بیٹھے نہیں کیا جا سکتا۔ عمومی طور پر ان تمام لوگوں کے لئے اور خاص طور پر احمدیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو ہر طرح سے، ہر شر سے ہر تکلیف سے، ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ حکومت کے ارباب کو بھی عقل دے اور عوام کو بھی جو آپس میں ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں کہ بجائے لڑائی کے مصالحت سے، افہام و تفہیم سے اپنے مسائل کو حل کرنے والے ہوں۔ ان کے ان حالات سے شدت پسند اور اسلام دشمن دونوں فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس وجہ سے مزید حالات بگڑتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں گروہوں کا بھی خاتمہ کرے تاکہ اسلام کو داغدار کرنے کی جو مذموم کوشش یہ لوگ کر رہے ہیں یا اسلام کے نام پر اسلام کے یہ ہمدرد جو کوششیں کر رہے ہیں جو غلط قسم کی کوششیں ہیں، یہ ناکام ہوں اور اسلام کا خوبصورت چہرہ جو جماعت احمدیہ دنیا کو دکھا رہی ہے، وہ دنیا پر واضح اور صاف ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں اور ہمارے ارادوں، ہماری کوششوں میں برکتیں ڈالے اور تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہم دیکھنے والے ہوں۔ اس لئے وہاں جو موجود ہیں، جلسہ پر گئے ہوئے ہیں اُن سے مَیں کہتا ہوں کہ خاص طور پر جلسہ کے دنوں میں ان دعاؤں کو ہمیشہ اپنے مدّنظر رکھیں، پیشِ نظر رکھیں۔

اس کے علاوہ جمعہ کے بعد، نمازوں کے بعد مَیں تین جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جو ہے وہ پروفیسر بشیر احمد چوہدری صاحب کا ہے۔ یہ مکرم چوہدری سراج دین صاحب لاہور کے بیٹے تھے۔ 2 نومبر کو مختصر علالت کے بعد اڑسٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 28 مئی 2010ء کے سانحہ لاہور میں مسجد نور ماڈل ٹاؤن میں تھے جہاں کئی گولیاں ان کو لگی تھیں۔ شدید زخمی ہوئے تھے۔ ان کا دایاں بازو اور دائیں ٹانگ اور کولہا فائرنگ سے بری طرح متاثر ہوئے تھے۔ ڈیڑھ سال تک متواتر ماہر ڈاکٹروں کے زیرِ علاج رہے ہیں۔ شدید جسمانی اور ذہنی تکلیف اُٹھائی لیکن باوجود بیماری کے اس لمبے عرصہ کے بڑے صبر اور حوصلے اور جوانمردی سے انہوں نے وقت گزارا ہے اور کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لائے۔ چلنے پھرنے کے قابل تو ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں
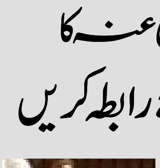
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
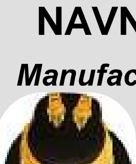
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
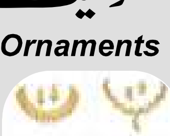
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گئے تھے۔لیکن پھر پچھلے مہینہ ان کی وفات ہوئی ہے۔ یہ تو بہرحال اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔نمازوں کے بڑے پابند،قرآنِ کریم سے محبت کرنے والے، بڑے منکسر المزاج تھے۔سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ کمربستہ،خلافت کے ساتھ والہانہ عشق، انہوں نے انگریزی اور اکنامکس میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی تھی اور پنجاب یونیورسٹی میں انگریزی کے استاد اور اسی ادارے میں ایڈوائزر کے عہدے پر بھی فائز رہے۔اس سے پہلے ایف سی کالج میں انگریزی کے پروفیسر رہے۔انگریزی کی چھ کتب کے مصنف بھی تھے جو وہاں سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔انگریزی زبان کے شاعر بھی تھے۔ضلع کی سطح پر شعبہ وقفِ نو اور شعبہ تعلیم میں خدمت کی توفیق پائی۔گلبرگ میں آپ کا گھر بیس سال تک نماز سینٹر بھی رہا۔ چندوں کی ادائیگی میں،تحریکات میں بڑا بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو صبر اور حوصلہ دے۔ان کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ بابر علی صاحب کا ہے جو 17/دسمبر 2012ء کو ایک حادثہ میں تیس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بھی ایک طرح کی شہادت ہی ہے۔آپ اپنے سرکل انچارج مکرم شیخ عبدالقادر صاحب کے ساتھ موٹر سائیکل پر ایک جماعتی دورہ کر رہے تھے۔ جماعتی کام کے دوران سب کچھ ہوا ہے۔اس لئے بہرحال یہ بھی شہید ہیں۔شام کو تقریباً سات بجے دورہ مکمل کر کے واپس آ رہے تھے کہ سردی کے موسم کی وجہ سے وہاں دھند چھائی ہوئی تھی اور سڑک چھوٹی تھی تو اچانک مخالف سمت سے آنے والے ایک تیز رفتار ٹریکٹر سے ان کی موٹر سائیکل ٹکرائی اور حادثہ کی وجہ سے یہ اور شیخ عبدالقادر صاحب دونوں شدید زخمی ہو گئے۔غیر آباد جگہ تھی جہاں حادثہ ہوا۔لوگوں نے تھوڑی دیر بعد دیکھا۔پھر پولیس کو اطلاع کی،ہسپتال پہنچایا گیا۔لیکن بابر علی صاحب معلم جو موٹر سائیکل چلا رہے تھے اُن کو داہنے بازو اور سینے پر شدید چوٹیں آئی تھیں جس کی وجہ سے آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے راستے میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ۔

مرحوم بہت نیک فطرت آدمی تھے، محنتی تھے، اطاعت گزار تھے اور وفا شعار تھے، واقفِ زندگی تھے۔ایم ٹی اے کی نئی ڈشوں کی تنصیب کا کام بڑی دلچسپی اور محنت سے کرتے رہے۔آپ کے والد کا انتقال بچپن میں ہو گیا تھا۔پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور ایک شادی شدہ بہن یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ والدہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔مرحوم موصی تھے۔بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔عبدالقادر صاحب بھی زخمی ہیں۔ان کے لئے بھی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ روبینہ نصرت ظفر صاحبہ کا ہے جو مکرم مرزا ظفر احمد صاحب شہید لاہور کی اہلیہ تھیں۔3/ دسمبر کو تقریباً دو سال کینسر کے مرض میں مبتلا رہ کر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔28/مئی کو ان کے شوہر کو دارالذکر لاہور میں شہید کر دیا گیا تھا۔بڑے حوصلے اور صبر سے یہ سارا صدمہ آپ نے برداشت کیا۔جب آپ کے شوہر کی میّت کو گھر لایا گیا تو زبان پر یہی الفاظ تھے کہ کوئی ان کی شہادت پر نہ روئے۔ ہر ایک رونے والے کو منع کرتی تھیں۔اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا ہے۔یہی کہا کرتی تھیں۔آنکھوں سے آنسو تو جاری تھے لیکن مرحومہ نے بلند حوصلے اور ہمت سے کام لیا اور سب گھر والوں کو تسلی دی،حوصلہ دلایا۔اپنے والد صاحب کے ساتھ یہ سیرالیون میں بھی کچھ عرصہ رہی ہیں۔شادی کے بعد 1988ء میں ان کے شوہر جاپان چلے گئے تو یہ بھی اُن کے ساتھ چلی گئیں۔وہاں صدر لجنہ ٹوکیو اور نیشنل مجلسِ عاملہ میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے طور پر جماعتی خدمات بجالاتی رہیں۔کئی تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔اپنے زیورات جماعت کو پیش کر دیا کرتی تھیں۔2004ء میں یہ جاپان سے واپس آ گئے تو پھر یہاں پاکستان میں لمبا عرصہ ان کو لجنہ کی خدمت کی توفیق ملی۔آپ نائب سیکرٹری تحریکِ جدید قیادت بیت النور تھیں اور صدر حلقہ بحریہ ٹاؤن لاہور بھی تھیں۔خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔خطبات کو ایم ٹی اے پر سنتی تھیں اور پوائنٹس نوٹ کیا کرتی تھیں اور پھر اُن کو مختلف موقعوں پر بتایا کرتی تھیں۔اتنا لمبا عرصہ نہایت صبر سے انہوں نے تکلیف کو برداشت کیا۔کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں آیا۔ان کو کوئی چھوٹے سے چھوٹا تحفہ بھی رقم کی صورت میں ملتا تھا تو اُس پر فوراً چندہ ادا کر دیا کرتی تھیں۔ان کے چھوٹے بھائی سیکرٹری مال تھے تو وہ کہا کرتے تھے کہ چندہ مہینے میں ایک دفعہ اکٹھا ہی دے دیا کریں تو کہتی تھیں کہ جب کوئی آمد ہو اُسی وقت چندہ دینا ہے تا کہ خدا تعالیٰ کے معاملوں میں معمولی سی بھی تاخیر نہ ہو۔2011ء کے جلسہ میں یہاں آئی تھیں۔بیماری کے بعد آئی تھیں لیکن اللہ کے فضل سے بڑے حوصلے میں تھیں۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ان کی اولاد کوئی نہیں تھی۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز

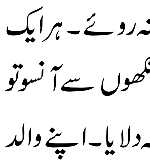

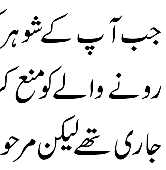

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام برائے ۲۴ ویں مجلس شوریٰ بھارت منعقدہ ۲۳۔۲۴ فروری ۲۰۱۳

لندن:۹ فروری ۲۰۱۳

پیارے ممبران شوریٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ بھارت کو امسال بھی قادیان دارالامان میں مجلس شوریٰ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔آمین

مجلس شوریٰ نہایت اہم ادارہ ہے جو قرآن کریم کے احکامات اور سنتِ نبویؐ کی متابعت میں قائم ہے جس کا مقصد جماعت کے تربیتی اور اہم مسائل پر سنجیدگی سے غور کرنا اور دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ اپنی آراء اور سفارشات خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھجوانا ہے۔تمام نمائندگانِ شوریٰ جو قادیان میں جمع ہو رہے ہیں اسی سوچ کے ساتھ مجلس شوریٰ میں شامل ہوں۔بروقت حاضری کو یقینی بنائیں۔مجلس کے آداب کا خیال رکھیں۔سب کی رائے کا احترام کریں۔محض کسی کو خوش کرنے کیلئے کسی کی ہاں میں ہاں نہ ملائیں اور نہ ہی کج بحثی کریں۔اگر کسی مسئلہ پر اپنی رائے دینا چاہیں تو سنجیدگی اور دیانتداری سے اپنی رائے پیش کریں۔اگر آپ کی بات کسی اور نے پیش کر دی ہے تو محض خودنمائی کی خاطر کھڑے ہو کر اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔یہ خالصتاً دینی مجلس ہے اس لئے اس میں محض اللہ شامل ہوں۔**اگر آپ دیانتداری،تقویٰ اور دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ میں شامل ہوں گے تو انشاءاللہ یہ وہ باتیں ہیں جو اس کی کامیابی کیلئے بہت ممد ثابت ہوں گی۔** اللہ آپ سب کو صحیح غور کرنے اور بہترین آراء اور سفارشات پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

والسلام خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ بھارت کی مجلس شوریٰ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

الحمدللہ ثم الحمدللہ جماعت احمدیہ بھارت کی ۲۴ ویں مجلس شوریٰ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۲۳۔۲۴ فروری ۲۰۱۳ء کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوئی۔مورخہ ۲۳ فروری کو ٹھیک ساڑھے نو بجے صبح مسجد اقصیٰ قادیان میں زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان شروع ہوئی۔تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب مربی سلسلہ نے کی۔اس کے بعد محترم صدر اجلاس نے دعا کروائی اور پھر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ممبران شوریٰ کے نام بصیرۃ افروز پیغام پڑھ کر سنایا جس کے بعد مالی سب کمیٹی کی تقرری ہوئی جس میں مکرم صدر اجلاس کی معاونت مکرم ایس ایچ علی صاحب زونل امیر بلارشاہ نے کی۔خاکسار سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت نے گزشتہ سال کی رپورٹ اور اس سال کی تجاویز اور ایجنڈا پڑھ کر سنایا۔بعدہ مالی سب کمیٹی کی تقرری ہوئی جس میں مکرم صدرِ اجلاس صاحب کی معاونت مکرم ایس ایچ علی صاحب زونل امیر بلارشاہ نے کی۔

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس ٹھیک ساڑھے تین بجے زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان شروع ہوا۔اس اجلاس میں صدر اجلاس کی معاونت مکرم بابو نثار احمد صاحب زونل امیر راجوری نے کی۔نمائندگان کے مشورہ جات کے بعد محترم صدر اجلاس نے اختتامی خطاب فرمایا۔جس میں شوریٰ سے متعلق سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور دیگر نصائح فرمائیں۔بعد دعا مجلس شوریٰ کی کاروائی پانچ بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے روز مورخہ ۲۴ فروری صبح ٹھیک دس بجے مسجد اقصیٰ میں تمام زونل امراء کرام،صدر صاحبان،ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور ناظران صاحبان کی ایک خصوصی میٹنگ ہوئی جو ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔اس تعلق میں لائحہ عمل طے کرنے کیلئے رات ۸ بجے پھر میٹنگ ہوئی۔

شوریٰ کے دونوں روز صبح پانچ بجے باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی جب کہ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔الحمدللہ کہ امسال پچھلے سال کی نسبت حاضری میں اضافہ رہا۔گزشتہ سال ۱۸۹ جماعتوں کے ۳۸۷ نمائندگان نے شوریٰ میں شرکت کی تھی جبکہ امسال ۲۱۶ جماعتوں کے ۴۱۶ نمائندگان شریک ہوئے۔

دوسرے روز بعد نماز مغرب وعشاء تمام اراکین شوریٰ کے لئے عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جو کہ سرائے طاہر میں ہوا۔الحمدللہ کہ تمام پروگرام بخیر وخوبی انجام پائے۔فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

(منیر احمد خادم۔سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت)

خطبہ جمعہ

وقف جدید کے 56ویں سال کے آغاز کا اعلان

گزشتہ سال (2012ء) میں عالمگیر جماعت احمدیہ نے وقف جدید میں 50 لاکھ 10 ہزار پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کی۔

پاکستان نے اپنی اول پوزیشن برقرار رکھی۔ بیرون پاکستان میں برطانیہ نمبر ایک اور امریکہ دوسرے نمبر پر رہا۔

مختلف پہلوؤں سے وقف جدید میں جماعتوں کی مالی قربانی کے کوائف کا بیان

جس نیک نیت سے احباب جماعت چندہ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اتنی ہی اس میں برکت بھی رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہم یہ کشائش دیکھ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کشائش اور ہمارے پیسے میں برکت کے نظارے ہم دیکھتے رہیں گے۔

خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کر دینے کا وقت آتا ہے تو احمدی اپنا پیٹ کاٹ کر بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ بھوکے رہنا گوارا کر لیتے ہیں لیکن یہ گوارا نہیں کرتے کہ اپنے چندے دینے کا انکار کریں یا کسی طرح کمی کریں۔ یہی انبیاء کی جماعتوں کی نشانی ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔

احباب جماعت کی غیر معمولی قربانیوں کے واقعات کا روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 4رجنوری 2013ء بمطابق 4رصلح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 25 جنوری 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بقرہ:263)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے۔ اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اس آیت کے مضمون کا جو ادراک آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والوں کو ہے، وہ کسی اور میں نہیں۔ یہ لوگ بے لوث، بے نفس ہو کر مالی قربانی کرتے ہیں۔ مالی قربانی کی خواہش رکھتے ہیں۔ اگر خواہش کے مطابق نہ دے سکیں تو بے چین ہو جاتے ہیں۔ پرانے احمدیوں کا بھی یہی حال ہے اور نئے آنے والوں کا بھی۔

ابھی کل ہی مجھے ایک عرب فیملی ملی۔ دونوں میاں بیوی بہت پڑھے لکھے ہیں۔ پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔ بچے بھی ماشاء اللہ بڑے شریف النفس ہیں اور دین کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ابھی بالکل نوجوانی کی عمر ہے، نئے احمدی ہیں، جماعت کے ساتھ بڑا تعلق ہے اور اُن میں ایک تڑپ بھی ہے۔ ایک بچہ تو ابھی جوانی میں قدم رکھ رہا ہے لیکن دین کے معاملے میں انتہائی سنجیدہ ہے۔ بارہ تیرہ سال کی عمر ہے۔ اس فیملی نے چند مہینے پہلے بیعت کی تھی۔ آجکل جیسا کہ دنیا کے معاشی حالات ہیں، اس وجہ سے ان کے پاس جاب بھی کوئی نہیں ہے، پڑھائی بھی ابھی ختم کی ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد فارغ ہیں، بڑی مشکل سے گزارہ کر رہے ہیں بلکہ عزیزوں سے قرض لے کر گزارہ کر رہے ہیں۔ وہ خاتونِ خانہ جو اس فیملی کی بچوں کی ماں تھی، بڑے درد سے مجھے کہنے لگیں کہ میرا دل بڑا بے چین رہتا ہے کہ کام نہ ہونے کی وجہ سے ہم چندہ پوری طرح نہیں دے سکتے۔ میں نے اُس کو سمجھایا کہ آپ کے حالات کے مطابق آپ جو دے سکتی ہیں یا دیتی ہیں وہی کافی ہے۔ لیکن بار بار یہی کہہ رہی تھی کہ میں کسی بھی قربانی میں اپنے آپ کو اب دوسرے احمدیوں سے پیچھے نہیں رکھ سکتی۔ حالانکہ ابھی چند مہینے پہلے بیعت کی ہے۔ بار بار اس کا اظہار تھا کہ بہت بے چین ہوں۔ تو یہ انقلاب جو بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے والوں کی طبیعتوں میں پیدا ہو جاتا ہے، اس احساس کے بعد کسی قربانی پر احسان جتانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ بے چینی ہے کہ ہم قربانی نہیں کر رہے، یا قربانی کا وہ معیار نہیں ہے جو چاہتے ہیں۔

پھر بعض دفعہ بعض افراد کے خلاف کسی وجہ سے تعزیری کارروائی ہوتی ہے۔ تعزیری کارروائی میں سزا میں یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں سے چندہ نہیں لینا۔ اس پر لوگ بے چین ہو کر مجھے لکھتے ہیں کہ کوئی اور سزا دے لیں لیکن یہ سزا نہ دیں۔ اول تو ہم معافی مانگتے ہیں۔ جس قصور کی وجہ سے سزا ہے اُس کا مداوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر سزا دینی ہی ہے تو پھر خدا کے لئے ہمیں چندے کی ادائیگی سے محروم نہ کریں کہ یہ تو ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک عجیب جماعت پیدا فرمائی ہے جسے مالی قربانی کرنے میں عجیب راحت وسکون ملتا ہے اور اس سے روکنے پر دل بے چین ہو جاتے ہیں۔

پس آج روئے زمین پر کوئی اور ایسی جماعت نہیں ہے جو یہ جذبہ رکھتی ہو۔ مخالفینِ احمدیت دعوے تو بہت کرتے ہیں لیکن یہ اظہار اُن کی تقریروں میں جو وہ اپنے لوگوں میں کرتے ہیں، اکثر سننے میں آتا ہے کہ دیکھو قادیانی یا مرزائی (جو ہمیں وہ کہتے ہیں) اپنے مقاصد کے لئے کتنی قربانی کرتے ہیں اور تمہیں ایک مسجد کے چندے کے لئے یا فلاں کام کے لئے کوئی توجہ نہیں پیدا ہوتی۔ اور یہ اظہار ان غیر احمدی علماء کا، مولویوں کا یا ان لوگوں کا، تنظیموں کا ہمیں صرف پاکستان، ہندوستان میں نظر نہیں آتا بلکہ افریقہ کے مسلمان ممالک میں بھی یہ باتیں سننے میں آتی ہیں۔ اور پھر جب کچھ خرچ کر دیتے ہیں تو اظہار یہ ہوتا ہے کہ دیکھو ہم نے فلاں مسجد کے لئے یا عوام کی فلاح و بہبود کے فلاں کام کے لئے اتنا روپیہ دیا ہے۔ پھر جن کمیٹیوں کو دیتے ہیں، جن تنظیموں کو دیتے ہیں، اُن میں بعض دفعہ اس وجہ سے لڑائی ہو جاتی ہے کہ ہم نے اتنا پیسہ دیا تھا، اس کا حساب دو یا اس طرح خرچ نہیں ہوا، اسے صحیح طرح خرچ نہیں کیا گیا۔

یہ بھی خدا تعالیٰ کا جماعت پر فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے پیسے میں اللہ تعالیٰ نے جو برکت رکھی ہے وہ اُن کے ہاں نظر نہیں آتی۔ ابھی گزشتہ دنوں جب میں نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح کیا تو وہاں ایک اخباری نمائندے نے جو مسلمان تھے بلکہ پاکستانی اخبار کے نمائندے تھے، مجھ سے پوچھا کہ اس پراجیکٹ کے لئے حکومت سے بھی یا کہیں سے کوئی مدد لی گئی ہے؟ تو مَیں نے اُسے کہا کہ ہمارے سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد کے چندوں سے ہوتے ہیں اور یہ عمارت بھی احبابِ جماعت کے چندوں سے ہی بنی ہے۔ لیکن جو خرچ اس پر ہوا ہے، اگر کوئی حکومتی ادارہ یہ اتنی بڑی عمارت بناتا یا کوئی اور ادارہ بھی اس عمارت کے لئے خرچ کرتا تو اس سے بہت زیادہ خرچ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتی پیسہ میں برکت بھی رکھی ہوئی ہے اور تھوڑے میں بہت سے کام ہو جاتے ہیں۔ پس جس نیک نیت سے احبابِ جماعت چندہ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُتنی ہی اس میں برکت بھی رکھتا ہے۔

یہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دوں یا بتا دوں کہ گو چندہ دے کر افرادِ جماعت نہ تو پوچھتے ہیں، نہ ہی احسان جتاتے ہیں، لیکن خرچ کرنے والے احباب جو جماعتی انتظامیہ ہے، کو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ خرچ بڑا پھونک پھونک کر کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہم یہ کشائش دیکھ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کشائش اور ہمارے پیسے میں برکت کے نظارے ہم دیکھتے رہیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فکر کو بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ جہاں تک پیسہ آنے کا سوال ہے اُس کی تو کوئی فکر نہیں۔ (فکر ہے تو یہ کہ) کہیں ان خرچ کرنے والوں کے دل دنیاداری کی لپیٹ میں نہ آ جائیں اور جماعتی اموال کا درد نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جماعتی اموال کے خرچ کرنے کا ایک طریقہ کار ہے۔ مختلف جگہوں پر چیک ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خرچ کرنے والوں کو جہاں اس طرف توجہ دینی چاہئے وہاں توبہ و استغفار سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی لیتے رہنا چاہئے۔ جب جماعت بڑھتی ہے، جماعت کے اموال میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو جہاں مخالفین اپنی کوششوں میں تیزی پیدا کرتے ہیں، وہاں منافقین کے ذریعے وہ جماعت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ گو ان کی کوششیں بے اثر ہوتی ہیں لیکن ہمیں ہمیشہ محتاط رہنے اور استغفار اور دعا کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت پر جو فضل ہیں، جو ہر آن تائید و نصرت کے نظارے ہیں وہ اُس وقت تک ہم دیکھتے رہیں گے جبتک ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ مجھے تو کبھی یہ فکر پیدا نہیں ہوئی کہ فلاں کام کی تکمیل کس طرح ہونی ہے؟ جو بھی منصوبہ (تیار) کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ہی انتظام کر دیتا ہے۔

یہ بھی ایک حیرت انگیز مضمون ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کے دل میں ڈالتا ہے اور کس طرح وہ بڑھ چڑھ کر قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خاطر مالی قربانی دینے کا وقت آتا ہے تو احمدی اپنا پیٹ کر بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ بھوکے رہنا گوارا کر لیتے ہیں لیکن یہ گوارا نہیں کرتے کہ اپنے چندے دینے کا انکار کریں یا کسی طرح کمی کریں۔ یہی انبیاء کی جماعتوں کی نشانی ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہتے ہیں اور کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ جماعت کا احسان سمجھتے ہیں، خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہیں کہ اُن سے چندہ وصول کر لیا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جب چندہ لینے پر پابندی لگائی جائے تو اکثر بے چین ہو کر اس سزا کو واپس لینے کی درخواست کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم سے چندہ وصول کر لیا جائے تو جماعت کا ہم پر احسان ہوگا۔ نئے شامل ہونے والے جو جماعتی نظام کو سمجھ لیتے ہیں، جن کی تربیت اچھے طور پر ہوتی ہے، وہ بھی مالی قربانی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جماعتوں نے طوعی چندوں کے جو ٹارگٹ مقرر کئے ہوتے ہیں، اُن میں اگر کہیں کمی ہو جائے تو بعض صاحبِ حیثیت لوگ خود ہی کہتے ہیں کہ ہم کمی پوری کر دیں گے۔ اُن کے اندر سے آواز اُٹھ رہی ہوتی ہے۔ اُن کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی، اُن کو زور نہیں دیا جا رہا ہوتا، بلکہ اندر کی ایک آواز ہوتی ہے کہ اس کمی کو پورا کرنا ہے۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کی آواز آ رہی ہوتی ہے کہ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (بقرہ:263) اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ اُنہیں اُخروی زندگی پر ایمان، یقین اور اُس کی فکر ہوتی ہے جس کے لئے وہ قربانی کرتے ہیں۔ پس جب اُن کے ایسے عمل ہوتے ہیں تو پھر اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی بشارتیں مل رہی ہوتی ہیں۔ وہ اپنا شاندار مستقبل بنا رہے ہوتے ہیں جس کی انتہا اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ صرف مرنے کے بعد کی، مستقبل کی بات نہیں کرتا بلکہ اس دنیا میں بھی ادھار نہیں رکھتا اور یہاں بھی بڑے بڑے اجر سے نوازتا ہے۔

ایک حدیث قدسی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابنِ آدم! خرچ کرتا رہ، میں تجھے عطا کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کی عطائیں تو ہر ایک کے لئے ہیں ہی لیکن جو اُس کے دین کے لئے خرچ کرتے ہیں ان پر تو بے شمار عطائیں ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کبھی ادھار نہیں رکھتا، بشرطیکہ نیک نیتی سے اُس کی رضا کے حصول کی خاطر کوئی قربانی کی جائے۔

اس وقت مَیں چند واقعات پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں، ہر ملک میں، غریبوں میں بھی اور امیروں میں بھی احمدیوں کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص جذبہ قربانی کا پیدا فرما دیا ہے اور قربانیوں کے بعد پھر ہر ایک کو اُس کے ایمان اور یقین میں بڑھانے کیلئے اُنہیں اللہ تعالیٰ نوازتا بھی ہے۔

نئی قائم ہونے والی ایک جماعت کی قربانی کا ذکر سنیں جو افریقہ کے دور دراز علاقے میں ہے اور پھر اس سے صرف مالی قربانی کا پتہ نہیں چلتا بلکہ خلافت سے تعلق کا بھی پتا چلتا ہے۔ نائیجر افریقہ کے دور دراز علاقے میں ایک ملک ہے، وہاں کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر جو مبلغین کی میٹنگ تھی، اس میں مَیں نے افریقہ کے مبلغین کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ افریقہ میں چندے میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں ابھی کافی گنجائش ہے اس میں اضافہ کریں۔ تو اس حوالے سے کہتے ہیں کہ جب انہوں نے وہاں جا کے بات کی اور اپنے علاقے ''برنی کونی'' کی جماعت کو یہ پیغام دیا کہ خلیفہ وقت نے یہ کہا ہے تو انہوں نے فوراً آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قربانی کو بڑھایا۔ اُن کو جب یہ کہا گیا کہ جو پہلے شامل نہیں تھے وہ بھی شامل ہوں تو اُس کا فوراً اثر ہوا۔ وہاں زمیندار جماعتیں ہیں، دیہاتی جماعتیں ہیں، اُن کے پاس نقد رقم تو نہیں ہوتی، لیکن جنس کی صورت میں دیتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ برنی کونی ریجن کی جماعتوں نے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے، جہاں گزشتہ سال جنس کی صورت میں سولہ بوریاں دی تھیں، وہاں بالکل چھوٹے سے ایک گاؤں نے جہاں سو پچاس کی آبادی ہوگی، باون بوریاں انہوں نے دیں اور اس کے علاوہ انہوں نے پچھلے سال سے دوگنا چندہ نقد بھی پیش کیا۔

پھر امیر صاحب نائیجر لکھتے ہیں کہ جماعت گڈاں براوو (Gidan Barawoo) گاؤں کی طرف سے پیغام آیا کہ چندہ کے اناج کی بوریاں آکر لے جائیں۔ کہتے ہیں ہم لوگ گاڑی میں یہ لے کر واپس آ رہے تھے تو اس وقت رات کے دس بج رہے تھے۔ ہم ایک احمدی گاؤں دبگاوا (Dabgawa) سے گزرے تو دیکھا کہ کچھ خدام راستہ میں ہمارے انتظار میں کھڑے ہیں۔ رات کے دس بج رہے ہیں اور ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کر رہے تھے۔ ہم نے گاڑی روکی تو انہوں نے بتایا کہ ہم صدر صاحبہ لجنہ کے حکم پر شام سے یہاں کھڑے آپ کے اس راستے سے گزرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس گاؤں کی جو صدر صاحبہ لجنہ تھیں، انہوں نے لجنہ کو کہا کہ انہوں نے چندے کے لئے جو جنس وغیرہ اکٹھا کی تھی، وہ اپنا چندہ لجنہ کو علیحدہ دینا چاہئے۔ چنانچہ لجنہ نے اپنے طور پر بھی محنت کی اور اپنا علیحدہ اناج اکٹھا کیا اور وہ جو خدام جو تھے وہ دینے کے لئے وہاں کھڑے تھے۔ چھوٹی سی ایک غریب جماعت جس کی اپنی حیثیت بالکل معمولی تھی وہ بھی اس طرح محنت اور تعلق اور وفا کا اظہار کرتے ہیں۔

پھر بینن سے آلاڈا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ Soyo (سویو) گاؤں کے صدر صاحب جماعت ایک سال قبل مشرکین سے احمدی ہوئے۔ پہلے مشرک تھے، بتوں کو پوجنے والے تھے، احمدی ہو گئے، ایک خدا کے آگے جھکنے والے بن گئے۔ اُن سے جب وقفِ جدید کا چندہ لینے گئے تو انہوں نے گھر میں موجود 450- فرانک سیفا کی رقم چندہ میں دے دی اور یہ بھی نہ سوچا کہ آج دوپہر کو کیا کھائیں گے کہ اب کوئی رقم گھر میں نہ تھی۔ یہ موٹر سائیکل رکشہ چلاتے ہیں۔ چندہ دینے کے بعد اپنا موٹر سائیکل لے کر باہر نکل گئے کہ خدا کچھ تو دے گا، دوپہر کو نہیں تو شام کو کھا لیں گے، کیا فرق پڑتا ہے۔ موٹر سائیکل میں پٹرول بھی ادھار لے کر ڈلوایا اور پھر دوسرے دن مزید 1000- فرانک سیفا چندہ لے کر آئے اور بتایا کہ مربی صاحب دیکھیں خدا کا سلوک۔ مَیں نے دوپہر کے کھانے کا بھی نہیں سوچا تھا اور موٹر سائیکل رکشہ میں تیل بھی ادھار لے کر ڈلوایا تھا اور خدا نے مجھے اتنی سواریاں دیں کہ مَیں جو گھر سے خالی ہاتھ نکلا تھا، بظاہر مقروض تھا، 2,000- فرانک سیفا کی رقم لے کر گھر آیا ہوں۔ اور اب اُس میں سے نصف پھر مزید چندہ دے رہا ہوں۔ قرضے اتار کے یہ اتنے پیسے بچ بھی گئے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ بوبو ریجن کے ایک نومبائع کمپورے سعید صاحب (Compore Saeed) کہتے ہیں کہ انہوں نے مالی تنگی کی وجہ سے تین ماہ کا چندہ ادا نہیں کیا تھا۔ اس دوران ان کی چوری بھی ہو گئی اور جوان بیٹا بھی شدید بیمار ہو گیا۔ ہر طرح علاج کروایا مگر صحتیاب نہ ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ایک رات خواب میں مَیں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا (مجھے دیکھا انہوں نے) کہ وہ آئے ہیں اور خاکسار سے کہنے لگے کہ آپ نے کئی ماہ سے اپنا چندہ ادا نہیں کیا۔ مَیں نے خواب میں جواباً کہا کہ انشاء اللہ 20 دنوں میں ادا کر دوں گا اور پھر کوشش کر کے 20 دنوں میں اپنا چندہ ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ اُسی دن سے میرے بڑے بیٹے کو کامل شفا بھی ہو گئی اور نہ صرف شفا ہوئی بلکہ پہلے سے اچھی نوکری بھی مل گئی اور پھر اس کی برکت سے خدا تعالیٰ نے مجھے بھی توفیق دی کہ میں نے نئی موٹر سائیکل خرید لی۔ اور یہ تمام برکتیں اُسی مالی قربانی کی تھیں جو خلیفۂ وقت کے توجہ دلانے کے نتیجہ میں مَیں نے خدا کی راہ میں کی تھیں۔ اب (دیکھ لیں کہ) نئے نئے احمدیوں کو بھی اللہ تعالیٰ کس طرح ایمانوں میں مضبوط کرتا ہے۔

بورکینا فاسو کے ریجن کے دِڈُگو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اِس ریجن کے ایک گاؤں نوکی بادالا (Noki

Badala) کے صدر جماعت Diallo Sita (دیالوسیتا) صاحب کہتے ہیں کہ وہ کاشتکار لوگ ہیں اور احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے بھی وہ کاشتکاری کرتے تھے۔ مگر اتنی فصل کبھی نہیں ہوئی جتنی احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ہو رہی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے اور وہ چندہ ہے۔ جب سے ہم احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور چندہ دینا شروع کیا ہے تو ہمارے حالات ہی بدل گئے ہیں۔ اور جب سے چندہ دینا شروع کیا ہے ہماری فصلوں میں اتنی برکت پڑی ہے کہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ ان کا کہنا ہے کہ چندہ کی اتنی برکت پڑی کہ آغاز میں پہلے ایک یا زیادہ سے زیادہ دو بوری اناج چندہ دیا کرتے تھے۔ اور اس سال سات بوری دیا۔

مولوی کہتے ہیں کہ یہ غریبوں کو پیسے دے کے افریقہ میں اور غریب ملکوں میں احمدی بناتے ہیں۔ جماعت نے کیا پیسے دینے ہیں، ان کا یہ حال دیکھیں کہ کس طرح خود قربانی کر کے اپنے چندے بڑھا رہے ہیں۔

امیر صاحب مالی تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے ایک معلم عبد القادر صاحب نے بتایا کہ جماعت Sonitigla (سونیتگلا) میں ہر سال احمدی خواتین اور احمدی مرد چندہ کے لئے الگ الگ کھیت کاشت کرتے ہیں۔ (اپنا جو فارم ہے، کھیت ہے، اُس کے علاوہ چندہ دینے کے لئے مرد اپنی اور عورتیں اپنی علیحدہ ایک فصل لگاتی ہیں کہ جو بھی آمد ہوگی یہ ساری کی ساری ہم نے جماعت کو چندے میں دینی ہے۔) کہتے ہیں 2011ء میں جب فصل کٹائی کے بعد چندہ لینے کے لئے وہاں گئے تو مَردوں اور عورتوں نے الگ الگ چندہ جمع کروایا۔ جب بوریوں کی گنتی کی گئی تو مَردوں کا چندہ تھوڑا سا زیادہ تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ بوریاں یا جنس جب لوڈ کر لیا گیا تو عورتوں نے کہا ٹھہر جائیں، ابھی نہ جائیں۔ وہ اپنے گھر واپس گئیں اور انہوں نے مزید دو بوریاں جمع کیں کیونکہ ڈیڑھ بوری یا شاید آدھی بوری مَردوں کی زیادہ تھی۔ اور وہ کسی بھی صورت مَردوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتیں۔ اس طرح انہوں نے مَردوں سے ڈیڑھ بوری زائد چندہ جمع کروادی۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع سیعد وترا ورے صاحب جنہوں نے چھ سات ماہ قبل بیعت کی اور ساتھ دس ہزار فرانک سیفا چندہ دیا۔ جب ہمارے معلم دوبارہ گئے تو انہوں نے بتایا کہ بیعت کرنے اور چندہ دینے سے پہلے وہ اور اس کے بیوی بچے اکثر بیمار رہتے تھے اور ہمارا بہت سارا خرچ ادویات پر ہو جاتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے چندہ دینا شروع کیا ہے۔ اُس وقت سے وہ اور اس کے بیوی بچے صحت کے ساتھ ہیں اور کم بیمار ہوتے ہیں اور ادویات کا خرچ بہت کم ہو گیا ہے۔ یہ سب چندہ کی برکت ہے۔

امیر صاحب یوگنڈا لکھتے ہیں کہ یوگنڈا میں احبابِ جماعت مالی قربانی کے میدان میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہمارے ایک مخیر دوست سلیمان مغابی صاحب امبالہ کے رہنے والے ہیں اور مالی قربانی اور چندوں میں پیش پیش ہیں۔ انہوں نے نومبائعین کے علاقوں میں دو خوبصورت مساجد کی تعمیر اور ایک علاقہ میں سکول کے ایک مکمل بلاک کی تعمیر کے لئے پچاس ملین شلنگ کی بہت بڑی رقم کی قربانی کی۔ ان کو آغاز میں ایک مسجد کی تعمیر کے لئے کہا گیا تھا۔ یہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے مالی قربانی شروع کی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کس طرح اور کہاں سے خدا مجھے دے رہا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ایک دوست الحاج Abdullah Balajo (عبداللہ بلا جو) صاحب، جو پہلے سے چندہ وقفِ جدید ادا کر چکے تھے، جب ان کو دوبارہ تحریک کی گئی تو انہوں نے پہلے سے بڑھ کر چندہ ادا کر دیا۔ بعد میں جب انہیں یاد آیا کہ انہوں نے دو دفعہ چندہ دے دیا ہے تو اس پر بڑی خوشی سے کہا کہ یہ خلیفہ وقت کی بابرکت تحریک ہے، اس میں جتنا بھی دوں کم ہے۔

لیو (Leo) ریجن بورکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ 10 اگست 2012ء کو Baacoungou Adama (باکونگو آدما) نامی ایک بزرگ صبح سویرے مشن ہاؤس میں آگئے اور بتایا کہ روزانہ باقاعدگی سے 'ریڈیو احمدیہ' سنتا ہوں اور میرے گھر میں صرف یہی سٹیشن آن (on) رہتا ہے۔ جس قدر یہ ریڈیو اسلام کی خدمت کر رہا ہے اس کا الفاظ میں احاطہ ممکن نہیں۔ میں شکر گزاری کے طور پر اور تو کچھ نہیں کر سکتا صرف اس چھوٹی سی رقم سے ریڈیو کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اس بزرگ نے ایک لاکھ فرانک سیفا نکال کر بطور چندہ دیا جو خصوصاً کھیتی باڑی کرنے والوں کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس بزرگ کو جماعتی چندوں کا نظام سمجھایا گیا اور پھر ادا شدہ چندے کی رسید دی (یہ ابھی تک احمدی نہیں تھے۔ غیر احمدیوں پر اس کا اثر ہو جاتا ہے۔) تو کہتے ہیں کہ کیونکہ آپ لوگ اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں، اس لئے مَیں دے رہا ہوں۔ خیر اُس کے بعد جب ان کو چندے کا نظام سمجھایا اور رسید بھی دی تو کہتے ہیں کہ احمدیت کی سچائی میرے دل میں گھر کر گئی ہے۔ کیونکہ مَیں نے اللہ کی راہ میں چندے تو بہت دیے ہیں لیکن چندہ کا ایسا شفاف نظام احمدیت کے سوا اور کہیں نہیں دیکھا۔

بینن سے لوکل معلم ذکریا رائمی صاحب بیان کرتے ہیں کہ Ekpe گاؤں کے گاربا ابراہیم صاحب کی حاملہ بیوی کو سسرال والے اختلافات کی وجہ سے اپنے ساتھ لے گئے حتیٰ کہ وضع حمل بھی وہیں ہوا اور خدا تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا۔ گاربا ابراہیم صاحب نے اپنا بیٹا واپس لینے کے لئے تمام جتن کئے، سالہا سال تک کیس بھی لڑے مگر ناکامی کے علاوہ کچھ نہ ہاتھ آیا۔ یہ پانچ سال قبل احمدی ہوئے تھے مگر اپنے حالات کا کسی سے خاص ذکر نہ کیا۔ اس سال جب کیس بھی ہار بیٹھے تو پھر معلم صاحب کے پاس آکر ساری کہانی سنائی اور دعا کے لئے کہا۔ ان دنوں چندہ وقفِ جدید کا موسم تھا۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہمارا تو ایمان ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مسائل حل ہوتے ہیں۔ تم احمدی تو پہلے سے ہو لیکن چندے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ کبھی چندہ بھی دے دیا کرو۔ اس سے خدا مشکلات دور کرتا ہے۔ چنانچہ گاربا صاحب نے وقفِ جدید کی مد میں 2,000 فرانک سیفا چندہ کٹوایا۔ اب تین دن قبل ان کا فون آیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چندہ کی برکت دکھا دی ہے۔ خدا تعالیٰ نے میرا بچہ واپس دلوا دیا ہے۔ میرا سسر خود اس کو میرے پاس چھوڑنے آیا کہ اپنی نسل خود سنبھالو اور اس نے کوئی معاوضہ بھی نہیں مانگا۔ حالانکہ پہلے مَیں ان کو تمام خرچ بھی بھرنے کے لئے تیار تھا لیکن یہ بچہ نہیں دیتے تھے۔

تنزانیہ سے حسن توفیق صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ پہلے بڑا معمولی چندہ دیتے تھے۔ مبلغ سلسلہ نے ان کو توجہ دلائی۔ گھر کھانے کی دعوت کی۔ چندہ جات کی اہمیت اور برکات کے بارے میں تفصیل سے سمجھایا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور کہتے ہیں اب باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کیا اور آہستہ آہستہ چندے کو بڑھاتا بھی گیا۔ کہتے ہیں پہلے خاکسار کے پاس کوئی جائیداد نہیں تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نظامِ وصیت میں شامل ہے اور چندہ جات کی برکت سے اِن چند سالوں میں سن فلاور آئل نکالنے کا چھوٹے پیمانے پر کارخانہ بھی لگایا ہے۔ اپنا گھر بھی تعمیر کیا ہے۔ ڈوڈومہ شہر میں تین عدد پلاٹ خریدے ہیں۔ اپنی فیملی میں مستحق بچوں کی مسلسل تعلیمی مدد کر رہا ہوں اور خود بھی اپنے خرچہ پر PhD کر رہا ہوں۔ اور یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور چندہ جات کی برکت ہے۔

کالی کٹ انڈیا سے تعلق رکھنے والے جو صاحب ہیں ان کا وقفِ جدید کا چندہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو لاکھ ایک ہزار روپیہ ہے اور یہ اپنے تمام چندہ جات طاقت سے بڑھ کر لکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لوں گا تو اللہ تعالیٰ میرے کاروبار میں برکت دے گا اور کاروبار خوب بڑھے گا۔ مالی سال کے آخر میں وقفِ جدید کے انسپکٹر جو ان کے پاس وصولی کے لئے گئے تو انہوں نے کہا کہ خاص طور پر دعا کریں کیونکہ میرے اکاؤنٹ میں بالکل رقم نہیں ہے جبکہ مالی سال ختم ہونے میں چند دن رہ گئے ہیں۔ انہوں نے چیک بنا کر دیا اور بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور سال کے آخر میں ان کو آمد ہوئی اور اللہ کے فضل سے پوری رقم ادا ہو گئی۔

اسی طرح ایک رحمن صاحب ہیں جو انڈیا کے کیرولائی کیرالہ صوبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے موصی ہیں۔ ان کے انسپکٹر کہتے ہیں مَیں نے دیکھا ہے، چندہ جات میں، ہر چندے کا ڈبہ الگ الگ ہے۔ ایک ڈبہ میرے سامنے کھولا، اُس کے بعد بیوی کو کہنے لگے کہ اپنا پرس نکالو، پھر بیوی کے پرس سے نکال کر وعدہ پورا کرنے کے علاوہ ایک لاکھ پچھتّر ہزار روپے زیادہ چندہ ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک انہوں نے سات لاکھ اسّی ہزار چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے۔ انڈیا میں پہلے کوئی توجہ نہیں تھی لیکن اللہ کے فضل سے اب بڑی توجہ پیدا ہو رہی ہے۔

مکرم اقبال صاحب کنڈوری انسپکٹر وقفِ جدید آندھرا پردیش لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ جھٹ چرلہ کے ایک صاحب ہیں، اُن کی عمر صرف پچیس سال ہے لیکن اللہ کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں صوبہ آندھرا میں اول نمبر پر ہیں۔ موصوف نے اُنہیں 2011ء کے لئے چھیاسٹھ ہزار روپے وعدہ لکھوایا تھا لیکن کاروبار مندی کی وجہ سے بے انتہا کوشش کے باوجود ادائیگی نہیں کر پائے تھے جس سے موصوف کافی شرمندہ تھے۔ اب وعدہ تو لکھ دیا لیکن ادائیگی نہیں ہو سکی کہ آمد نہیں تھی تو بہر حال مجبوری تھی۔ چند دوستوں نے تو اُن کو یہاں تک صلاح دی کہ مرکز میں معافی کی درخواست لکھ کر معاف کروالیں۔ لیکن موصوف مالی قربانی کے میدان میں اس قدر جذباتی ہیں کہ ان لوگوں سے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر سلسلے کے لئے وعدہ کیا اور میرا اللہ ضرور پورا کرے گا۔ پھر انسپکٹر صاحب کہتے ہیں 2012ء میں جب وعدہ لینے خاکسار پہنچا تو گزشتہ سال کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ ستہتّر ہزار کا وعدہ لکھوایا۔ حالانکہ اُس وقت بھی موصوف اس مالی تنگی میں مبتلا تھے۔ کہتے ہیں جب مئی میں خاکسار وصولی کے لئے پہنچا تو سابقہ بقایا اور سال 2012ء کے وعدہ کے علاوہ مزید چوبیس ہزار روپے کی ادائیگی کر دی اور موصوف کا کہنا تھا کہ یہ چندے کی برکت ہے۔ خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں کہ مجھے اس مالی پریشانی سے نجات ملی اور مَیں دونوں سال کی ادائیگی ایک ساتھ کر رہا ہوں۔

پھر انڈیا سے ہی انسپکٹر وقفِ جدید آئی آر نثار صاحب لکھتے ہیں کہ وقفِ جدید کے مالی دورے کے دوران خاکسار جماعت احمدیہ کومبیٹور صوبہ تامل ناڈو میں بجٹ بنانے کے لئے گیا۔ ناظم صاحب مال وقفِ جدید بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام ایک صاحب، سلیمان صاحب کے گھر میں تھا جو کہ ایک مخلص احمدی ہیں۔ اُن کا 2011ء کا چندہ وقفِ جدید کا بجٹ ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھا اور یہ رقم سال کے آخر میں مکمل کرنے میں انہوں نے کافی تکلیف اُٹھائی تھی اور بہت مشکل سے اس کو ادا کر پائے تھے۔ انہوں نے اس سال اپنا بجٹ اپنی خوشی سے پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے لکھوایا۔ کہتے ہیں اس پر مجھے ایک عجیب ڈر

پیدا ہوا کہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار کا بجٹ بہت مشکل سے آخری دنوں میں ادا کیا تھا، اور اُس سے تین گنا اضافہ بجٹ کیسے پورا کریں گے؟ بہرحال مکرم ناظم صاحب ساتھ تھے۔ اس لئے لکھنے کے علاوہ مجھے کچھ چارا نہیں تھا۔ کہتے ہیں کھانا کھانے کے بعد دعا کر کے ہم لوگ وہاں سے نکل گئے۔ ہم لوگ مع صدر دوسرے گھر میں دعا کے لئے گئے۔ کہتے ہیں کہ آدھے گھنٹے کے بعد مکرم ناظم صاحب مال کے ساتھ صدر صاحب کی کار میں جب ہم مسجد پہنچے تو مسجد کے سامنے ہی وہ صاحب کھڑے تھے۔ مکرم ناظم صاحب مال اور خاکسار کار میں ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ مکرم سلیمان صاحب نے آ کر پلاسٹک کا ایک لفافہ دیا اور کہنے لگے کھانے کے بعد مٹھائی بھی کھانی چاہئے۔ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ مولوی صاحب یعنی ناظم صاحب مال جو ہیں ان کو تو شوگر ہے۔ انہوں نے مٹھائی نہیں کھانی، مَیں کھا لیتا ہوں۔ ناظم صاحب لفافہ مجھے پکڑانے لگے تو یہ صاحب جن کا چندے کا وعدہ تھا، جو مٹھائی کھانے کے لئے لفافہ پکڑا رہے تھے، کہنے لگے کہ مولوی صاحب اس لفافے کو دیکھ کر اور دعا کر کے دیں۔ خیر مولوی صاحب نے جب لفافہ کھولا تو گنگ ہو گئے۔ اُن سے کچھ بولا نہ گیا۔ کہتے ہیں دوبارہ مَیں نے اُن سے پوچھا، پھر بھی نہیں بولا گیا۔ اُس کے بعد ناظم صاحب یعنی مولوی صاحب نے لفافہ ان کو دے دیا۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں نے دیکھا تو اُس کے اندر پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے تھے۔ کہتے ہیں میری آنکھوں سے تو آنسو جاری ہو گئے اور اُن کے لئے دعائیں بھی نکلنے لگ گئیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے انتظام فرمایا اور انہوں نے یہ چندہ کی ادائیگی کی۔

صدر صاحب بریمپٹن کینیڈا لکھتے ہیں کہ ایک دوست جو یو ایس اے سے یہاں کینیڈا آئے تھے۔ کینیڈا میں رفیوجی کلیم کیا۔ اُن کا اسائلم کا کیس بھی کافی پیچیدہ ہو گیا۔ انہوں نے اپنی والدہ کو جرمنی بھجوانے کے لئے پانچ ہزار ڈالر کی رقم جمع کر رکھی تھی۔ جب ان سے چندے کے سلسلے میں رابطہ کیا گیا تو انہوں نے نہ صرف پانچ ہزار ڈالر کی رقم جو انہوں نے جمع کر رکھی تھی ادا کر دی بلکہ اس کے علاوہ بھی جو کچھ ان کے پاس تھا، وہ بھی دے دیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں ان کو فضلوں سے نوازا۔ اُن کا اسائلم کا کیس بغیر کسی مزید دشواری کے پاس ہو گیا بلکہ اُن کی والدہ بھی ہفتہ کے بعد جرمنی کے لئے روانہ ہو گئیں۔

ناروے کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک لوکل جماعت میں مسجد بیت النصر کی تعمیر کی طرف توجہ دلائی گئی تو کچھ ہی دیر بعد انتہائی سرد برفباری کے موسم میں عبدالرحیم احمدی صاحب (مرحوم) مشن ہاؤس پہنچے اور درخواست کی کہ ان کے پاس ستّر ہزار کرونرز کی رقم موجود ہے، وہ یہ سب مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس طرح بعض لوگ بالکل لاپرواہ ہو کے، کسی بھی فکر سے آزاد ہو کے اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرتے ہیں کیونکہ اُن کو علم ہے کہ نیک نیتی سے دیا گیا اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پائے گا اور بہرحال اللہ تعالیٰ پھر اُس کا بدلہ دیتا ہے۔

یہ چند واقعات میں نے بیان کئے ہیں۔ یہ تو قربانیوں کی داستانوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مالی قربانی کا عہد کر کے پھر پورا کرنے کے لئے ہر کوشش کرتے ہیں۔ اس کے بعد اب میں جیسا کہ جنوری کے شروع میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے، وقفِ جدید کے 56ویں سال کا اعلان کروں گا اور گزشتہ سال کی کچھ رپورٹ پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 55 میں جو 2012ء گزشتہ سال تھا جو 31رد سمبر کو ختم ہوا، جماعت نے پچاس لاکھ دس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ گزشتہ سال کے مقابلہ میں تین لاکھ سترہ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

پاکستان تو اپنی پوزیشن قائم رکھتا ہی ہے، اُس کے علاوہ پھر بیرونی دنیا میں نمبر دو کہہ لیں یا بیرونی دنیا کا اگر مقابلہ کریں تو نمبر ایک سے شروع کریں، تو اس دفعہ آپ لوگوں کے لئے بھی خوشی کی یہ خبر ہے کہ اس دفعہ وقفِ جدید میں برطانیہ بیرونی دنیا میں نمبر ایک پر ہے۔ امریکہ نمبر دو پر، جرمنی نمبر تین پر، کینیڈا چار، انڈیا پانچ، آسٹریلیا چھ، انڈونیشیا سات، بیلجیئم آٹھ، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے نویں نمبر پر اور سوئٹزرلینڈ دسویں نمبر پر۔

کرنسی کے لحاظ سے گزشتہ سال کے مقابلہ پر وصولی میں جو نمایاں اضافہ ہوا ہے وہ تین جماعتوں میں ہوا ہے۔ آسٹریلیا میں 42.5 فیصد، انڈیا میں 31.5 فیصد اور انڈونیشیا نمبر تین ہے 25.19 فیصد۔ اس کے علاوہ فرانس، ناروے اور ترکی نے بھی گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافے کئے ہیں۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں یہ ہیں۔ امریکہ نمبر ایک ہے، گو ویسے مجموعی آمد میں نمبر دو پر ہے یعنی پاکستان کے بعد اگر دیکھا جائے تو نمبر دو پر ویسے نمبر تین۔ لیکن فی کس چندے کے لحاظ سے یہ نمبر ایک ہیں، تقریباً 88 پاؤنڈ فی کس چندہ ان کا بنتا ہے۔ سوئٹزرلینڈ کا 55 پاؤنڈ سے زیادہ بنتا ہے۔ برطانیہ کا تقریباً 40، بیلجیئم 39، کینیڈا تقریباً 32 پاؤنڈ۔

اس سال شاملین کی تعداد کی طرف بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقن ممالک نے خاص طور پر توجہ دی ہے اور جو وقفِ جدید میں شامل ہونے والے ہیں ان کی یہ کل تعداد، دس لاکھ تیرہ ہزار ایک سو بارہ ہیں۔ گزشتہ سال چھ لاکھ نوے ہزار تھے۔ یعنی وقفِ جدید کا چندہ دینے والوں میں تین لاکھ تئیس ہزار نئے شامل ہوئے ہیں۔ ماشاء اللہ۔ اور اصل چیز یہی ہے کہ شامل ہونے والوں میں اضافہ کیا جائے تا کہ ہر ایک کے ایمان اور ایقان میں اضافہ ہو کیونکہ یہ مالی قربانی بھی ایمان کا بہت ضروری حصہ ہے۔

شاملین میں تعداد کے اضافہ کے لحاظ سے افریقہ کی جماعتوں میں نائیجیریا نمبر ایک پر ہے۔ نمبر دو پر غانا، پھر سیرالیون، پھر بینن۔ پھر نائیجر۔ پھر بورکینا فاسو۔ پھر آئیوری کوسٹ۔ اور چھوٹے ممالک میں کیمرون، مالی، سینیگال، ٹوگو، گنی کناکری نے بھی اضافہ کیا ہے۔

پھر افریقہ کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک میں جرمنی اور برطانیہ نے سب سے زیادہ اضافہ کیا ہے۔ اس سال پہلی دفعہ کبابیر والوں میں بھی تھوڑی سی کوئی ہلچل ہوئی ہے، وہ بھی نمایاں طور پر سامنے آئے ہیں۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی پانچ جماعتیں۔ نمبر ایک پر گھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ اس اعزاز کو ہمیشہ قائم رکھنے والے ہوں۔ پھر نمبر دو پر نائیجیریا۔ نمبر تین پر ماریشس۔ چار پر بورکینا فاسو اور پانچ پر بینن۔

پاکستان کی پہلی تین جماعتوں میں پہلے نمبر پر لاہور۔ دوسرے پر ربوہ۔ تیسرے میں کراچی۔ بالغان میں اضلاع کی پوزیشن راولپنڈی نمبر ایک۔ پھر اسلام آباد۔ پھر فیصل آباد۔ پھر شیخوپورہ۔ پھر گوجرانوالہ۔ پھر عمرکوٹ۔ پھر گجرات۔ پھر نارووال۔ حیدرآباد اور سانگھڑ۔

اطفال میں تین بڑی جماعتیں جو ہیں اُس میں پوزیشن یہ ہے۔ لاہور نمبر ایک۔ کراچی نمبر دو اور ربوہ نمبر تین۔ اطفال میں ضلع کی پوزیشن کے حساب سے نمبر ایک راولپنڈی۔ پھر اسلام آباد۔ پھر فیصل آباد۔ پھر عمرکوٹ۔ عمرکوٹ بھی مقابلۃً بڑا غریب ضلع ہے لیکن اللہ کے فضل سے قربانیوں میں پیش پیش ہے۔ پھر گجرات پھر حیدرآباد، پھر اوکاڑہ اور بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس جماعتیں یہ ہیں۔ رینیز پارک نمبر ایک۔ برمنگھم ویسٹ نمبر دو۔ پھر ووسٹر پارک۔ پھر نیو مالڈن۔ پھر ویسٹ کرائیڈن۔ پھر برمنگھم سینٹرل۔ پھر بیت الفتوح۔ پھر جلنگھم۔ پھر ارلز فیلڈ اور ومبلڈن۔

وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی پانچ ریجن یہ ہیں۔ نمبر ایک مڈلینڈز۔ پھر ساؤتھ ریجن۔ پھر لنڈن۔ پھر مڈل سیکس۔ پھر نارتھ ایسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی پہلی پانچ جماعتیں ہیں۔ لاس اینجلس اِن لینڈ ایمپائر۔ سلیکون ویلی نمبر دو۔ پھر ڈیٹرائٹ، سیئیٹل اور شکاگو ویسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کے ریجن یہ ہیں۔ ہیمبرگ نمبر ایک پر۔ ہیمبرگ بھی ماشاء اللہ بڑی ترقی کر رہا ہے۔ فرینکفرٹ نمبر دو۔ پھر گروس گیراؤ۔ پھر ڈارمسٹڈ۔ ویزبادن۔ مائن فرانکن۔ ہیسن ویسٹ۔ نوڈ رائن۔ ہیسن مِٹّے اور بادن۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پہلی دس جماعتیں روئڈر مارک۔ نوئس، ہینوور، فرید برگ، اور گینز ھائم۔ ہائیڈل برگ۔ فُلڈا۔ فرائنز ھائم۔ وائن گارٹن اور موئر فلڈن۔

دفتر اطفال میں وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی پانچ جماعتیں ہیں۔ کیلگری۔ پیس ولیج ساؤتھ۔ ایڈمنٹن۔ ڈرہم۔ سرے ایسٹ۔ وصولی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات ہیں، کیرالہ نمبر ایک پر، تامل ناڈو نمبر دو، جموں کشمیر، آندھرا پردیش، ویسٹ بنگال، کرناٹک، اڑیسہ، قادیان پنجاب کو بھی صوبہ میں شامل کیا ہے، اترپردیش، مہاراشٹرا اور دہلی۔ وصولی کے لحاظ سے انڈیا کی جماعتیں ہیں۔ کوئمبیٹور نمبر ایک۔ کالی کٹ نمبر دو۔ کیرولائی۔ کنانور ٹاؤن۔ قادیان۔ حیدرآباد۔ کلکتہ۔ پینگاڑی۔ چنائی۔ بنگلور اور رِشی نگر۔

اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اُن کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ (البقرۃ :208)۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی ہی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اُس کی راہ میں صَرف کرنا اُس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک وجائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا کہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث ہو‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 364۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے میں ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

اس کے علاوہ ایک دعا کی تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں۔ لیبیا میں آج کل احمدیوں کے لئے حالات بڑے شدید خراب ہیں۔ حکومت تو وہاں ہے کوئی نہیں۔ ہر علاقے میں لگتا ہے کہ کچھ تنظیموں کا یا قبائلیوں کا زور ہے اور ہمارے احمدیوں کو بھی پکڑا ہوا ہے۔ اور بعض جگہ سے یہ بھی اطلاع ہے کہ ٹارچر بھی دیا جا رہا ہے۔ بہرحال پولیس نے علماء کے کہنے پر، تنظیموں کے کہنے پر اُن کو پکڑ کے بند کیا ہوا ہے اور وہاں وہ احمدی کافی پریشانی میں ہیں۔ خاص طور پر جو غیر لیبین ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی بھی رہائی کے اور آسانی کے سامان پیدا فرمائے۔ ❀❀

ذکر خیر:

مکرم خواجہ غلام محمد لون صاحب مرحوم آف کاٹھپورہ کشمیر

عبدالرحمن فیاض کاٹھپورہ۔ کشمیر

ہمارے والد خواجہ غلام محمد صاحب لون ۱۹۰۷ء میں آسنور میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب 1912 میں ۳۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔ آپ کی پرورش آپ کے چچا حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب صحابیؓ نے کی۔ آپ نے آسنور میں گورنمنٹ سکول سے پانچویں جماعت کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۲۹ء میں ۲۲ سال کی عمر میں بڑی بہن تاجہ بیگم صاحبہ موصی (جن کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی) کے پاس آسنور سے ہجرت کر کے کاٹھ پورہ آگئے اور یہاں اپنی زمین وجائداد کی نگہداشت کے علاوہ اپنے گاؤں میں دکانداری کرتے تھے۔

۱۹۳۴ء میں آپ کی شادی اسلام آباد کے ایک متوسط گھرانے میں ہوئی۔ ۱۹۵۰ء میں گورنمنٹ کشمیر کے ادارہ کواپریٹو میں پندرہ روپیہ ماہوار پر ملازم ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سات بیٹیاں اور پانچ بیٹے کل بارہ بچوں کی فیملی کے ساتھ گھر کے اخراجات اپنی زمین کی قلیل آمد اور تنخواہ سے بڑی خوش اسلوبی اور صبر شکر کے ساتھ برداشت کرتے رہے۔ اپنے بچوں کی پرورش ان کی تعلیم تربیت کا پورا خیال رکھتے تھے۔ جب بیٹیاں بالغ ہونے لگیں۔ ان کے رشتہ میں مشکلات پیش آنے لگیں۔ آپ کہا کرتے تھے اگر خدانخواستہ میری بیٹیاں چالیس سال کی بھی ہوجائیں گی تو بھی کسی صورت میں ان کی شادی غیر از جماعت میں نہیں کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ۵ بیٹیوں کی شادی کشمیر میں مخلص احمدی گھرانوں میں ہوئیں۔ چھوٹی دو بیٹیوں کی شادی ربوہ اور اسلام آباد پاکستان میں ہوئی۔ پانچ بیٹے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب ہی تجارت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اچھے روزگار کے مالک ہیں الحمدللہ۔

آپ بہت شریف النفس اور بچپن سے ہی نماز روزہ کے پابند تھے۔ لڑائی جھگڑا اور تمام بُری عادات سے بہت دُور رہتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اپنے ہمسایوں اور دوسرے لوگوں سے نیک سلوک روا رکھتے تھے۔ کواپریٹو میں چالیس سال تک رہے اس ادارہ میں بڑی محنت اور دیانت داری سے کام کرتے رہے۔ اس ادارے کے دائرہ میں آس پاس کے بارہ گاؤں آتے تھے ان گاؤں کے ہزاروں کسانوں سے آپ کا سالہا سال تک واسطہ رہا۔ ہمیشہ نرمی اور خوش اسلوبی سے لوگوں کے ساتھ پیش آتے۔ کبھی کسی کو شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔

آپ نے ۱۹۶۴ء میں اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی وصیت کی اسوقت آپ کی کل جائداد صرف چند ہزار روپیہ کی تھی۔ وصیت کے بابرکت نظام کی وجہ سے آپ کی وفات ۱۹۹۵ء کے وقت آپ کی ذاتی جائداد لاکھوں میں تھی۔

آپ جماعت کے چندہ جات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ آپ جماعت احمدیہ یاری پورہ میں انیس سال تک نائب سیکرٹری مال تھے۔ آپ جماعت کیلئے گھر گھر جاکر چندہ وصول کرتے رہے۔ قادیان سے آنے والے مہمانوں کی بہت عزت احترام کرتے اور اکثر ان کو اپنے گھر دعوۃ پر بلاتے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ دلی عقیدت محبت اور احترام کا جذبہ مرتے دم تک قائم رکھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم سے خاص عقیدت اور احترام سے پیش آتے جب بھی حضرت میاں صاحب کشمیر کے دورے پر تشریف لاتے تو کاٹھ پورہ ہمارے گھر ضرور تشریف لاکر قیام فرماتے۔ وہ دن والد صاحب کے لیے جیسے عید کے دن ہوتے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں والد صاحب خاص طور پر حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپ نے ۱۹۵۴ء سے لیکر ۱۹۹۳ء تک متواتر بلا ناغہ چالیس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی جو ایک ریکارڈ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کے جواں سال بیٹے محمد اقبال کی ۱۹۸۸ء میں کار ایکسیڈنٹ میں وفات ہوئی جلسہ سالانہ کی تاریخ بہت قریب تھی۔ والد صاحب یہ کہتے ہوئے جلسہ پر جانے کی تیاری کرنے لگے۔

''میرا بیٹا محمد اقبال ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔ میں جلسہ کے بابرکت ایام کیوں چھوڑ دوں'' آپ جلسہ سالانہ کے ایام کے علاوہ بھی مرکز کی زیارت کے لئے جب بھی موقعہ ملتا قادیان ضرور جاتے اور اپنے بچوں کو بار بار قادیان جانے کیلئے کہتے۔

آپ اپنے بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کبھی اپنے بچوں کو ڈانٹا ہو۔ بچوں کو پیار سے نمازوں کی اہمیت اور ان کی ادائیگی کے بارے میں سمجھاتے میں نے اپنے بچپن سے ان کی زندگانی تک کبھی بھی ان کی زبان سے کسی کو گالی دیتے ہوئے نہیں سُنا۔ میں نے اپنے والد صاحب کو ہمیشہ نمازیں باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہوئے پایا اور کبھی بھی سورج چڑھتے ہوئے نیند سے اُٹھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اگر مجھے کسی وقت کسی بھی وجہ سے فجر کی اذان سے پہلے نیند سے اٹھنا پڑا تو میں نے اکثر ان کو تہجد کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ پر کثیر العیالی کی وجہ سے تنگی کا زمانہ آیا لیکن آپ کی زبان سے کبھی بھی کسی قسم کی بے صبری یا اپنے مشکلات کسی دوست سے یا اپنے رشتہ دار سے بیان کرتے ہوئے نہیں سنا ہمیشہ صبر اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حمد کے گیت گاتے۔ آپ لمبے قد اور پتلے جسم کے مالک تھے ہمیشہ صاف اور سادہ اسلامی لباس پسند کرتے تھے سر پر ہمیشہ ٹوپی پہنے رکھتے۔

۱۹۶۸ء تک ہماری اپنی مسجد قائم نہیں ہوئی تھی۔ آپ فجر کی اذان بلند آواز سے اپنے گھر میں ہی دیتے رہتے۔ آپ نے مسجد احمدیہ کے لئے لب سڑک موزون جگہ پر اپنا ایک پلاٹ وقف رکھا تھا۔ جید حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیادی اینٹ اگست ۱۹۶۹ء میں رکھی اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کاٹھ پورہ ایک نئی جماعت کی صورت میں ابھر کر اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہی ہے۔

اگست ۱۹۹۴ء میں آپ کو پیشاب کی تکلیف ہوئی کشمیر کے حالات ٹھیک نہیں تھے۔ آپ کی خواہش کے مطابق احمدیہ شفاخانہ قادیان میں داخل کر دیا۔ جہاں مکرم ڈاکٹر طارق صاحب نے بڑی ہمدردی کے ساتھ انکا اعلاج شروع کیا اور ۱۲ ستمبر ۱۹۹۶ء کو ان کا آپریشن کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ حضرت صاحبزادہ میاں صاحب تقریباً روزانہ عصر کی نماز کے بعد ہسپتال آکر والد صاحب کی عیادت فرماتے اور کافی دیر تک آپ کے پاس بیٹھے رہتے۔

والد صاحب آپریشن کی وجہ سے کافی کمزور ہوگئے تھے میرے ساتھ میرے چھوٹے بھائی جاوید احمد بھی ہسپتال میں والد صاحب کی تیمارداری میں لگے ہوئے تھے۔ والد صاحب کی حالت غیر ہونے لگی وہ یہ محسوس کرنے لگے کہ ان کا آخری وقت قریب آگیا ہے۔ مجھے کہنے لگے میں موصی ہوں مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کرنا جس وقت بھی اللہ تعالیٰ کا بلاوا آئے گا میں حاضر ہوں لیکن ایک دفعہ گھر جاکر اپنے بچوں پوتے پوتیوں اور اپنے رشتہ داروں ہمسایوں سے ملنا چاہتا ہوں۔ ان کی یہ خواہش ان کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو سے ظاہر ہورہی تھی۔

۲۷ جون ۱۹۹۵ء کو اپنے صحن میں کرسی پر بیٹھے تھے والدہ صاحبہ نے کھانا پیش کیا آپ نے چند لقمے ہی کھائے والدہ صاحبہ کو کہنے لگے ''بس اتنا ہی آڈر ہے'' ظہر کی نماز اپنے کمرہ میں ادا کرتے ہوئے ان کی حالت غیر ہونے لگی۔ ڈاکٹر کو بلایا دوائی لیتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں بند کیں اور کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرتے ہوئے ۸۸ سال کی عمر میں اپنے مولا سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

کشمیر میں حالات بہت خراب تھے بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان کو اپنے باغ میں امانتاً دفن کردیا۔ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۷ء کو ان کا تابوت قادیان لانے کی توفیق ملی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

۲۸ دسمبر ۲۰۰۷ بروز جمعہ جلسہ گاہ کے گراؤنڈ میں بعد نماز ظہر عصر کے بعد کثیر تعداد میں احباب نے انکا جنازہ حاضر پڑھا۔ اس طرح روحانی طور پر بھی یہ جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ اپنے پیچھے بارہ بچوں کے پوتے پوتیاں اور اپنی وفادار بیوی کو چھوڑتے ہوئے بہشتی مقبرہ کی ٹھنڈی چھاؤں میں پناہ لی۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ عقیدت اور احترام کے ساتھ قادیان کی عظمت اور اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے بہشتی مقبرہ کے مزار مقدسہ کا ایک خوبصورت فولڈنگ لوہے کا گیٹ اپنی آخری یادگار چھوڑ دی ہے۔ اس کے بارے میں مؤلف مرکز احمدیت لکھتے ہیں:

''بہشتی مقبرہ کے مزار مقدسہ کے مغربی جانب والے مین دروازہ کو جو آمد رفت کیلئے استعمال ہوتا تھا دیمک کھا گئی تھی اس کی جگہ پر لوہے کا خوبصورت فولڈنگ گیٹ مکرم غلام محمد صاحب لون آف کاٹھ پورہ کشمیر نے ۱۹۷۶ء میں لگوایا ہے۔''

(مرکز احمدیت۔ صفحہ ۱۲۹ مؤلف مولوی برہان احمد صاحب ظفر قادیان)

ابتدائی درویشی دور سال ۱۹۵۲ میں جبکہ میری عمر صرف چودہ سال کی تھی مجھے مرکز قادیان کی خدمت کے سلسلہ میں بھجوادیا جہاں مجھے سال ۱۹۶۰ تک صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں خدمت کا موقعہ ملا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔ ❁❁❁

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

ملکی رپورٹیں

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہبلی (کرناٹک) بتاریخ ۲۸ جنوری ۲۰۱۳ ۔جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز ظہر وعصر زیر صدارت محترم رفیق خان صاحب صدر جماعت، احمدیہ مسجد میں منعقد کیا گیا۔اس جلسہ میں جماعت احمدیہ ہبلی کے علاوہ تیرتھ، پرساپور، تمبور، جھن جھن بیل، گوڑھوندر، بیلوندر، اور کندلگیری سے احباب جماعت شامل ہوئے۔جلسہ کی کل حاضری ۱۱۰ افراد پر مشتمل تھی۔اس جلسہ میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر چھ تقاریر ہوئیں۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(فضل حق خان مبلغ سلسلہ۔سرکل انچارج ہبلی (کرناٹک)

ہوسور (کرناٹک) بتاریخ ۲۹ جنوری ۲۰۱۳ ۔جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت خاکسار فضل حق خان مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج منعقد کیا گیا۔اس جلسہ میں جماعت احمدیہ ہبلی، پرساپور، ماڈتی، پلوتی، ملی دوار، گوتال، ہبال اور کوگنور جماعتوں سے تقریباً ۴۵۰ افراد جماعت شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر آٹھ تقاریر ہوئیں۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔(فضل حق خان مبلغ سلسلہ۔سرکل انچارج ہبلی (کرناٹک)

کولکاتہ: ۱۷ فروری ۲۰۱۳ء بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء محترم قائمقام امیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔مکرم تنویر احمد بانی صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مظہر احمد بانی صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی ظہور الحق صاحب مبلغ سلسلہ نے بزبان بنگلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک بیان کی۔دوسری تقریر مکرم ناصر محمود صاحب زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور تیسری تقریر مکرم معشوق عالم صاحب نے کی۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔(شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کولکاتہ)

یادگیر: (کرناٹک) ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ بروز جمعہ بعد نماز عشاء بمقام مسجد احمدیہ یادگیر خاکسار محمد اسد اللہ سلطان غوری زونل امیر شمالی کرناٹک کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن پاک کے بعد ۵ تقاریر ہوئیں۔بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیر مذہب کے لوگوں سے حسن سلوک پر روشنی ڈالی۔اس موقعہ پر حاضرین جلسہ کی تعداد ۸۰۰ تھی۔(اسد سلطان غوری۔امیر جماعت احمدیہ شمالی کرناٹک)

شورت: (کشمیر) ۲۷ جنوری ۲۰۱۳ کو جامع مسجد ناصر آباد میں بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم عبد الغنی ڈار صاحب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔اس جلسہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر چار تقاریر ہوئیں۔اس موقعہ پر نعتیہ کلام اور ترانہ بھی پیش کیا گیا۔(الحاج ماسٹر نذیر احمد عادل شورت کشمیر)

جڑچرلہ: (آندھرا) ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ کو احمدیہ مسجد میں بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکرم سید سرفراز احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔تلاوت قرآن پاک، نظم کے بعد عزیز منیر احمد عامر نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ بچپن اور دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی کے حالات بیان کیے۔اس جلسہ میں چار تقاریر ہوئیں اختتامی خطاب وُ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(ناصر الدین مبلغ سلسلہ جڑچرلہ، آندھرا)

سورو: (اڑیسہ) ۲۵ جنوری جماعت احمدیہ سورو نے نماز فجر کے بعد مسجد میں وقار عمل کیا۔دوسرا وقار عمل سورو پولیس اسٹیشن میں کیا گیا۔سیرۃ النبیؐ کی نسبت سے اس روز میڈیکل کیمپ لگایا گیا اور مریضوں کو پھل بانٹے گئے۔اس روز مسجد کو روشنیوں سے سجایا گیا۔نماز مغرب وعشاء کے بعد جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ سورو و مکرم عبد الودود خان شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد مختلف تقاریر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوئیں۔صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اخبارات میں بھی اس جلسہ کی کوریج ہوئی۔(عبد الودود خان صدر جماعت احمدیہ سورو)

کام پلی (ورنگل) کام پلی منڈل کپتان بنجرہ جماعت میں احمدیہ مسلم جماعت کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔جس کی صدارت مکرم شیخ ناگل میرا صدر جماعت کپتان، بنجرہ نے کی۔
(سید کریم ایریا انچارج کھمّم)

کبیرہ: ۲۶ جنوری کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محترم محمد علی صاحب زونل امیر کولکاتہ کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد سیرۃ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا ۔(مرزا انعام الکبیر)

اس کے علاوہ ہندوستان کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں بھی جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شایان شان طریق سے منعقد کیا گیا۔کاگنور، یلبرگہ، (سرکل کرناٹک) گلبرگہ، جھنڈیاں (پنجاب) شیندرہ (پونچھ) مہرہ علی گڑھ، (یوپی) بھاگلپور (بہار) جماعت احمدیہ کھیڑا۔(یوپی) جماعت احمدیہ بینے وال (ہماچل) جمشید پور (بہار)

جلسہ پیشوایان مذاہب برموقع ۳۷ واں کتاب میلہ کولکاتہ

کولکاتہ۔فروری ۲۰۱۳ بروز ہفتہ سہ پہر بک فیئر احاطہ کے کھلے آڈیٹوریم میں جماعت احمدیہ کولکاتہ کی جانب سے محترم سید محمود احمد صاحب سابق امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔تلاوت قرآن مجید

اور بنگلہ ترجمہ کے بعد مکرم ابوطاہر منڈلی صاحب سرکل انچارج گوہاٹی زون نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۲۷ جون ۲۰۱۲ کا واشنگٹن ڈی سی امریکہ میں دیئے گئے قیام امن کے موضوع پر خطاب کا بنگلہ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔اس جلسہ میں ڈاکٹر وکٹر سام صاحب نمائندہ عیسائی مذہب، مکرم ہیمنڈ و بکاس چودھری صاحب جنرل سیکرٹری بدھسٹ سوسائٹی بنگال، مکرم بدھا دیبند ومہاراج نمائندہ رام کرشنا مٹھ، مکرم نیلنجن گوہا صاحب روحانی لیڈر مادھونیلائے کلپتر وسنگھ بادو، مکرم جناب پروفیسر ڈاکٹر سکھونت سنگھ صاحب نمائندہ سکھ مذہب نے شرکت کر کے اپنی مذہبی کتب سے امن و بھائی چارگی کی تعلیم بیان کی۔اس موقعہ پر ڈاکٹر عثمان غنی صاحب سابق ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ اسلامی تاریخ وثقافت کولکاتہ یونیورسٹی بطور مہمان موجود تھے۔جلسہ میں اسلام کی نمائندگی میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب سیکرٹری دعوت الیٰ اللہ کولکاتہ اور مرکزی نمائندہ مکرم مولانا شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔شکریہ احباب اور دُعا کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔
اس جلسے کی کوریج الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے کثیر تعداد میں کی۔اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔
(شیخ ہارون رشید۔مبلغ سلسلہ کولکاتہ)

جلسہ سیرۃ النبی زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ

اسی طرح مندرجہ ذیل جماعتوں میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شایان شان طریق سے منایا گیا۔شیرلہ ساونت واڑی، لجنہ اماء اللہ دہلی۔لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت کا دورہ کیرالہ

پالگھاٹ (کیرالہ) ۹/۱۰ فروری ۲۰۱۳ مجلس انصار اللہ نے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔اجتماع کی کاروائی نماز تہجد سے شروع ہوئی۔اس اجتماع میں محترم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم پی پی ناصر الدین صاحب نائب صدر مجلس برائے جنوبی ہند نے شرکت کی۔اجتماع کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔بعد ازاں دینی، علمی و ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔صدر مجلس نے افتتاحی و اختتامی تقاریر کے موقع انصار کو تعلیمی، تبلیغی اور تربیتی امور پر توجہ دلائی۔آپ نے ۱۰۔۱۱۔۱۲ فروری ۲۰۱۳ کو مکرم پی پی احمد کبیر زونل امیر ارناکولم کے ہمراہ ارناکولم زون کی جماعتوں کا دورہ کیا۔بعد ازاں آپ نے ملاپورم زون کی کرولائی مجلس میں ایک ہومیو پیتھک ڈسپنسری اور انصار اللہ کالیکٹ کے نئے دفتر کا افتتاح کیا۔
دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اجتماع کے بہتر نتائج عطا فرمائے نیز جملہ انتظامیہ کی کوششوں اور مساعی کو قبول فرمائے۔
(سید وسیم احمد تیاپوری۔قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

ADEEBA APPAREL'S
Tanveer Akhta 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

دو ایمان افروز واقعات

سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ

صوبہ گجرات کا شمار ہندوستان کے ترقی یافتہ صوبوں میں سے ہوتا ہے اس صوبہ کی خوبصورتی دلکشی کا بھی ایک منفرد مقام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے پرکشش حسین مناظر سے لطف اندوز ہونے کیلئے بکثرت سیاح آتے ہی رہتے ہیں مسلمانوں کی بھی اچھی خاصی آبادی ہے۔ ماشاءاللہ اس صوبہ میں احمدیت بھی تمام تر شان کے ساتھ ایمان وایقان کی خوشبو پھیلا رہی ہے اور حقیقی اسلام کی خوبصورتی سے خلق خدا کو روشناس کرو رہی ہے۔

خاکسار کو نظارت دعوۃ الی اللہ کی ہدایت کی روشنی میں دومرتبہ اس صوبہ کا تبلیغی تربیتی دورہ کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ خدا کی تائید ونصرت کے بہت سے نظارے دیکھنے کو ملے ان میں سے سردست خاکسار صرف دو ایمان افروز واقعات کو نہایت اختصار کے ساتھ بغرض دُعا ضبط تحریر میں لا رہا ہے۔

تم لوگ جو چاہے کرلو میں کسی بھی قیمت پر احمدیہ مسلم جماعت کو نہیں چھوڑوں گا۔

سروترا Sarotra صوبہ گجرات میں قصبہ نما شہر ہے یہاں ایک فیملی کو چند سال پہلے ہی قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس گھر کے سرپرست کا نام اصغر صاحب ہے اصغر صاحب کی اہلیہ محترمہ نے ایک مرتبہ اپنے بچوں کے ساتھ مرکز قادیان کی طرف رخت سفر باندھا اور بہت ہی اچھے اثرات پاکیزہ ماحول قادیان سے لیکر وطن گجرات لوٹیں۔ اس کے بعد سے موصوفہ دن بدن روحانیت میں ترقی ترقی کرتی گئیں اور احمدیت سے ان کے رشتے کافی استوار ہوتے گئے اور یہ باتیں اور ادائیں ان کے عزیز واقارب پر خاص کر جو غیر احمدی ہیں، پر نہایت گراں گزریں۔ پھر کیا تھا مخالفت تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ نوبت یہاں تک آئی کہ ان کی لڑکی جہاں پہلے سے بیاہی گئی تھی وہ لوگ غضبناک ہوکر واضح الفاظ میں دھمکی دینے لگے کہ اگر تم قادیانی مذہب کو نہیں چھوڑوگی اور اُن لوگوں سے رابطہ ختم نہ کروگی تو ہم تمہاری لڑکی کو چھوڑ دیں گے، طلاق دے دیں گے وغیرہ۔ اِدھر یہ خاتون (لڑکی کی والدہ) جو چند سال پہلے ہی آغوشِ احمدیت میں آئی تھی نہایت تحمل کے ساتھ مریمی صفات کو اپناتے ہوئے مومنانہ شان کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام حالات کو برداشت کرتی رہیں مخالفین کی دھمکیوں سے ان کی پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آئی موصوفہ دوٹوک الفاظ میں جواب بھی دے دیتی کہ تم لوگ جو چاہے کرلو چاہے میری لڑکی کو چھوڑ دو یا طلاق دے دو مگر میں کسی قیمت پر بھی جماعت احمدیہ کو نہیں چھوڑوں گی۔

اس قسم کی طلاق کی دھمکی جب کئی ایک بار دی گئی اور اس کا کچھ اثر نہ ہوا تو پھر آخر کار وہ سیاہ دن بھی آگیا کہ اس نومبائع احمدی خاتون کی لڑکی کو طلاق دے دی گئی اور یہ نوجوان لڑکی اپنے والدین کے گھر آگئی۔

لڑکی کی والدہ نے صاف صاف اعلان کردیا ہے کہ ''خواہ کچھ بھی ہوجائے ہم جماعت احمدیہ کو نہیں چھوڑیں گے!! جس سچائی کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور میں خود قادیان گئی ہوں کس طرح سے اس سچائی کا انکار کردیں۔'' یہ ہے بیان اس صالحہ مومنہ کا۔ یقیناً یہ خاتون بلکہ اس خاتون کے تمام اہل خانہ خصوصی دُعاؤں کے مستحق ہیں جنہوں نے دُنیا کے بدلہ میں ایمان کا سودا کیا۔

ہم سچے ہیں ہمارا یہ لوگ کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے

دوسرا واقعہ صوبہ گجرات کے مقام ہڑتا کا ہے یہاں پر دیگر نومبائعین کے ساتھ ایک گجراتی جمال بھائی نام کے ایک احمدی بھائی ہیں۔ یہ بھی ابھی چند سال پہلے ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں اور جماعت کے صدر بھی ہیں۔ اس نئی جماعت میں باقاعدہ ایک معلم بھی تربیت کا کام کررہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہ نئے احمدی جمال بھائی احمدیت کی تبلیغ میں خوب جوش اور جذبہ رکھتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے موصوف کے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ کافی پریشانی ہوئی پیر کاٹنے کی نوبت تک آرہی تھی مگر بعد میں پھر ڈاکٹر کے مشورہ سے پیر کاٹنے کی نوبت تو نہ آئی البتہ پیر میں لوہے کا راڈ ڈالا گیا۔ موصوف اب پہلے کی طرح اس قدر دوڑ بھاگ تو نہیں کرسکتے ہاں بے ساکھی کے سہارے آہستہ آہستہ اِدھر اُدھر چل لیتے ہیں۔ موصوف جمال بھائی صاف کہتے ہیں یہ سب احمدیت کی برکت ہے کہ اس قدر خطرناک صورت حال میں بھی میرے پیر کاٹنے کی نوبت نہ آئی بلکہ راڈ کے سہارے میں چل پھر سکتا ہوں۔ موصوف کی قابل رشک ایمانی بات یہ ہے کہ اس مقام ہڑتا میں آئے دن مخالفت کا بازار خوب گرم ہی رہتا ہے ملّاں نت نئی فسادی چال چلتا ہے۔ جمال بھائی ان مخالفوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ جب اس مقام گجرات میں جھنڈ کے جھنڈ ملا مولوی قافلہ کی شکل میں آکر مقامی احمدی معلم سے بات چیت کرتے ہیں۔ جمال بھائی ان ملا مولویوں کو مخاطب کرکے صاف صاف دھڑے کے ساتھ کہتے ہیں کہ تم جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہمارے معلم صاحب سے بات کرنے آئے ہو اُن سے بات بعد میں کرنا پہلے بات مجھ سے کرلو اگر میں آپ کے سوالوں کا جواب نہ دے پاؤں تو پھر آپ لوگ ہمارے معلم صاحب سے بات کرلینا وغیرہ......

ہمیشہ مخالفین احمدیت کا اوّل مقابلہ جمال بھائی سے ہوتا ہے اور مخالفین منہ کی ہی کھاتے ہیں۔ معلم صاحب سے بات کرنے کی نوبت بھی نہیں آتی۔ کئی ایک بار معلم صاحب کو حق اور راستی کے دشمنوں نے دھمکی بھی دی تب اُن کو یہی جمال بھائی گجراتی ہمت اور حوصلہ دیتے کہ مت گھبرائیں ہم حق پر ہیں ہم سچے ہیں ہمارا یہ لوگ کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ پھر معلم صاحب کو مخاطب کرکے کہتے کہ ''اگر کچھ خطرہ ہوا تو پہلے میرا ہوگا بعد میں آپ کا..........

اللہ کرے کہ ایسے ہی حق اور راستی سے پیار کرنے والے الٰہی سلسلہ احمدیت پر جان چھڑکنے والے زیادہ سے زیادہ پاکیزہ وجود سرزمین گجرات میں پیدا ہوجائیں تاکہ حق کا بول بالا ہو۔

❀❀❀

روزنامہ
اخبار مشرق
کلکتہ
Published simultaneously from Calcutta, Delhi & Ranchi
THE DAILY AKHBAR-E-MASHRIQ CALCUTTA
04.02.2013

''رحمت عالمؐ کی اتباع ہی قیام امن کی ضمانت ہے''

کلکتہ کتاب میلہ میں احمدیہ مسلم جماعت کے جلسہ پیشوان مذہب کا انعقاد

کلکتہ، 3 فروری: آج ساری دنیا عالمی بے چینی، پریشانی انتشار و مصائب سے دوچار ہے۔ کہیں عوام اپنی حکومتوں سے برسرِپیکار ہیں تو کہیں حکومتیں عوام پر ظلم وتشدد جاری کی ہوئی ہیں۔ دہشت گرد تنظیمیں مرد و زن، پیروجواں کو اپنا نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔ ایسے عالمی بحران کے وقت دنیا میں سب سے زیادہ قیام امن کے لئے عالمی کوششوں کی ضرورت ہے اور مذہب ہی سب سے نمایاں کردار ادا کرسکتا ہے اس سلسلے میں جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ مرزا مسرور احمد قیام امن کے لئے ساری دنیا میں کوشاں وسرگرم ہیں۔

یہ بات آج پیشوان مذاہب میں قادیان پنجاب سے تشریف لائے ہوئے مولانا شیخ مجاہد شاستری صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر نے بتائی۔ آپ نے بتایا کہ سارے مذاہب انسانی قدروں باہمی محبت واخوت عالمگیر بھائی چارگی کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ان سب میں اسلام کی تعلیم نمایاں اور واضح ہے۔ اسلام کی تعلیم انسانی فطرت کے عین مطابق اور عالم انسانیت کے لئے رحمت ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت (کلکتہ) کی جانب سے آج کلکتہ بک فیئر کے اوپن آڈیٹوریم (Open Auditorium) میں سہ پہر 3.15 تا شام 6.45 بجے جلسہ پیشوان مذاہب کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت امیر جماعت احمدیہ کلکتہ سید محمود نے کی جب کہ مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر عثمان غنی (سابق ہیڈ اسلامی تاریخ وثقافت کلکتہ یونیورسٹی) نے شرکت کی۔ دیگر مذاہب کے معززین میں ڈاکٹر وکٹر سام نمائندہ عیسائی مذہب، جناب ہیمند ووکاس چودھری جنرل سکریٹری بدھسٹ سوسائٹی بنگال، جناب بدھا دیپنندو مہاراج نمائندہ رام کرشنا مٹھ، شری نیلنجن گوہا روحانی لیڈر مادھونیلائے کلچر وسنگھ بادو، پروفیسر ڈاکٹر سک ونتھ سنگھ جادو پور یونیورسٹی نمائندہ سکھ مذہب، اسی طرح اسلام کی نمائندگی میں جناب محمد مشرق علی سکریٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ، ابوطاہر منڈل انچارج احمدیہ مسلم جماعت (گوہاٹی/آسام) نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز حافظ جعفر صادق (نارتھ چوبیس پرگنہ) نے قرآن مجید کی تلاوت مع بنگلہ ترجمہ کیا۔ ابوطاہر منڈل نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کا 27 جون 12 کا واشنگٹن ڈی سی امریکہ میں دیا گیا قیام امن کے موضوع پر خطاب کا بنگلہ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ روحانی خلیفہ نے اپنے خطاب میں قیام امن کے لئے سب سے ضروری یہ امر بتایا کہ انسان اپنے خالق کو پہچانے اور اس کے ساتھ اپنا تعلق استوار کرے۔ عدل وانصاف کے ذریعہ ہی قوموں، ملکوں اور انسانوں میں امن قائم ہونا ممکن ہے۔ ماسٹر مشرق علی نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسوانح اور آپ کی تعلیمات کو پیش کرکے کہا کہ آج رحمت عالم کی اتباع ہی قیام امن کے لئے بنیادی ضمانت ہے۔ اس پروگرام کو ہزاروں کی تعداد میں سامعین نے ہمہ تن گوش ہوکر سنا اور اس کا بہترین اثر لے کر گئے۔

2
قادیانیوں کے بک اسٹال کو کتاب میلہ سے فوراً ہٹایا جائے: ملی اتحاد اور مجلس
''احمدیہ مسلم جماعت ارکان اسلام وارکان ایمان پر دل وجان سے ایمان لاتی ہے''
انجمن ترقی اردو راے گا چھی نیو ٹاؤن کا جشن اردو جلسہ استقبالیہ سنیچر 9 فروری کو

بقیہ اداریہ از صفحہ 2

مسلم ووٹ بینک کو یکجا کرنے کیلئے ٹھیک ہندوستان کے انتخابات سے قبل ''ردقادیانیت'' کے جلسے شروع ہوجاتے ہیں تا مسلمانوں کے بکھرے ہوئے فرقے کسی بینر تلے جمع ہوجائیں اور یہ جم غفیر نام نہاد ذاتی خواہش کے علمبردار علماء کی آواز پر ووٹ ڈال سکے۔ سن ۲۰۰۹ میں انتخابات سے قبل حیدرآباد میں مخالفت نے شدت پکڑی ۲۰۰۴ میں سہارنپور میں بھی انتخاب سے قبل ''نام نہاد تحفظ ختم نبوت والوں نے اپنی کارکردگی دکھائی اور معصوم سہارنپور کے احمدیوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔ اب پھر اگلے سال یعنی ۲۰۱۴ میں ہندوستان میں انتخابات ہیں۔ یہ تمام واقعات اس طرف اشارہ کررہے ہیں کہ ''ردقادیانیت'' کی آڑ میں عام مسلمان نام نہاد علماء کے میرے بنکر ووٹ ڈالنے کی مشین سے بڑھ کر کچھ اور نہیں۔ ان مولویوں کو مسلمانوں کے دُکھ درد، قوم کی کمزوری، افلاس وبے روزگاری سے کوئی مطلب نہیں۔ اس کو تو صرف چندہ چاہیئے جو ردقادیانیت کی آڑ میں خوب ملتا ہے چنانچہ کولکاتہ میں بھی چندہ کی تحریک ان الفاظ میں کی گئی۔

''پریشد اور مجلس کے سیکرٹری عبدالعزیز نے مسلمانوں اور خاص طور سے علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ مجلس اور پریشد کے فیصلے کے مطابق بروز جمعہ ۸ فروری کو ''ردقادیانیت'' منائیں اس میں دامے درمے سخنے ان تمام اداروں اور تنظیموں کی مدد کریں جو اپنے علاقہ میں۔۔۔۔ جلسہ جلوس یا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں۔

(راشٹریہ سہارا ۱۵ فروری ۲۰۱۳ء)

سیدھے سادے مسلمانوں کو ورغلا کر احمدیہ مسلم جماعت کی مخالفت میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ خود یہ نادنہاد مذہب کے ٹھیکیدار جو چاہے لکھیں مگر احمدیہ جماعت کو اجازت نہیں کہ وہ اپنا مؤقف پیش کرسکے۔ جماعت کی کتب پڑھنے پر پابندی، احمدیوں سے بات چیت سے پرہیز اگر کوئی اُردو اخبار جماعت کی خبر شائع کردے تو اُس کے پرنٹرز پبلشرز کو توبہ استغفار کی نصائح نام نہاد علماء کا یہی مشغلہ ہے۔

قارئین کرام! نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے مغربی بنگال کے صدر وسیکرٹری پریشد کی جانب سے احمدیہ مسلم جماعت کے بک اسٹال کو بند کیے جانے کے سلسلہ میں جو الزمات لگائے گئے ہیں اُن کا جواب انشاء اللہ اگلی قسط میں دیا جائے گا۔ (جاری)

شیخ مجاہد احمد شاستری

حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور محبت میں کمال حاصل کر کے اس کے حکم اور ہدایت کے موافق مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مخلوق سے رشتہ اتحاد و اخوت جوڑتے ہیں۔

صلہ رحمی اور مخلوق سے امن پسندی کے سلوک کی تعلیمات

جماعتی عہدے داروں کو اپنے اندر رحم کا جذبہ پیدا کرنے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی تلقین

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم مارچ 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ○ (الرعد: ۲۲)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اُسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان تعلقات کے جوڑنے کا حکم فرمایا ہے جن کو جوڑنے کا صرف حکم ہی نہیں ہے بلکہ قائم رکھنے کا حکم ہے۔ ایک حقیقی مومن جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تعلقات جوڑتا ہے تو پھر ان پر دوام اختیار کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس حصہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے اس طرح فرمایا ہے کہ حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور محبت میں کمال حاصل کر کے اس کے حکم اور ہدایت کے موافق مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مخلوق سے رشتہ اتحاد و اخوت جوڑتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اس لئے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یخشون ربھم یعنی اپنے رب کی خشیت دل میں رکھتے ہیں اور خشیت لغت میں کسی اعلیٰ صفات والی چیز کے کمال و حسن کو پہچاننے کے بعد اُس کے ہاتھ سے جاتے رہنے کے خوف کو کہتے ہیں یعنی خشیت اس وقت کہتے ہیں جب خوف نقصان اور ضرر کا نہ ہو بلکہ اس بات کا ہو کہ انسان جان لے کہ وہ چیز نہایت اعلیٰ اور عظمت والی چیز ہے اس کو کھونا نقصان کا باعث ہے اور سب سے اعلیٰ عظمت والی چیز ایک مومن کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے کہا مومن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے اس کی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پس یہ خشیت اور حساب کا خوف اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخلوق کا حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے دامن گیر ہوتا ہے۔ وہ یہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہو۔ اسے دھتکار دے۔ ایک حقیقی مومن یہی چاہتا ہے لیکن دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان سب سے زیادہ خدا کے خوف کا دعویٰ کرتے ہیں اس سے ڈرتے بھی ہیں لیکن اللہ کی مخلوق کا حق ادا نہیں کرتے تعلقات کو جوڑنے کا حکم ہے اس کو جوڑتے نہیں ہیں۔ یہ تضاد اکثر دنیا کے مسلمانوں میں نظر آتا ہے اور احمدیوں کے بارہ میں بھی ہم سو فیصد یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس تعریف میں شامل نہیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت میں مسلمانوں کے اوصاف میں سے صرف ایک وصف کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مومن کی بہت بڑی خصوصیت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن کی شان ہے کہ رحماء بینھم کہ وہ آپس میں رحم کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا سب سے پہلے میں عمومی طور پر مسلمان ممالک کے بارے میں کہوں گا جہاں مسلمان علماء نے اسلام کے نام پر اس حکم کی پامالی شروع کی۔ اس حکم کی جس طرح اسلام کے نام پر پامالی ہو رہی ہے اس کی مثال صرف ایک ملک کی نہیں ہے بلکہ ہر ملک میں نظر آتی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ذاتی مفاد حاوی ہو گئے ہیں۔ پاکستان کے حالات دیکھ لیں گذشتہ چند سالوں کے قتل و غارت دیکھے جائیں تو یہ تعداد ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے۔ پاکستان میں بظاہر ابھی امن ہے کہ حکومت اور عوام کی لڑائی نہیں لیکن جن ملکوں میں حکومت اور عوام لڑ رہے ہیں وہاں مسلمان ایک دوسرے کے خلاف قتل و غارت میں مصروف ہیں۔ افغانستان میں ایک محتاط انداز کے مطابق ۵۰ ہزار سے زائد شہریوں کی موت ہو چکی ہے۔ سیریا میں مسلمان مسلمان سے لڑ رہے ہیں۔ عراق میں ۲۰۰۳ سے لیکر اب تک ٦ لاکھ سے زائد لوگ مارے جا چکے ہیں ان جھگڑوں میں شدت پسند بھی شامل ہیں جن کو اگر حکومت مل گئی تو عوام مزید پریشان ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا چاہیئے تو یہ تھا مسلمان تقویٰ اختیار کرتے تا رحماء بینھم کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے رحم سے بھی حصہ لیتے ان جنگ اور فساد میں بظاہر امن نظر آ رہا ہے تو وہاں بھی مسلمان مسلمان کی گردن کاٹ رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کی مثال دیکھ لیں اگر حکومت کسی کو سزا دیتی ہے تو اس کے حامی مار دھاڑ کرتے ہیں۔ یہ کون سا اسلام ہے جس میں مسلمان ملوث ہے۔ آج اگر جائزہ لیں تو مسلمان ممالک سب سے زیادہ پریشان ہیں یہ مسلمان ملکوں کی بدقسمتی ہے کہ جتنی تعلیم و توجہ اسلام نے نیک اعمال امن و پیار کی طرف دلائی ہے اتنے ہی زیادہ مسلمان بگڑ رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ مسلمانوں کی بگڑی حالت تھی جس کو سنوارنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریف لانا تھا اور وہ آئے۔ لیکن یہ کہتے ہیں کہ کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے تعلیم کافی ہے۔ اگر تعلیم کافی تھی تو علما نے ذاتی مفاد کے لئے کیوں اتنی زیادہ گروہ بندیاں بنائیں۔ یہ علماء اللہ کے اس ارشاد کا ادراک نہ خود کرتے ہیں اور نہ اپنے پیچھے چلنے والوں کو کراتے ہیں کہ یخشون ربھم۔ حضور انور نے فرمایا آنحضرتؐ نے تو حجۃ الوداع کے موقعہ پر واضح فرمایا تھا کہ ایک مسلمان کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے لیکن علماء کہلانے والے اس پیغام کو بھولتے ہیں بلکہ ذاتی مفاد کی خاطر انہوں نے اس پیغام کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور اس طرح یقیناً وہ توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ احمدیوں کو تو انہوں نے قانونی اغراض کیلئے اسلام سے باہر کر دیا۔ جس پر تمام فرقے متفق ہیں ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم کلمہ پڑھتے ہیں دل سے خدام ختم المرسلین ہیں لیکن جو احمدیوں کے علاوہ دوسرے فرقے ہیں ان پر کیوں ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ احمدی جو آنحضرت ﷺ کے صحیح مقام کو سمجھتے ہیں ہم تو اس حدیث کو کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا شخص محفوظ ہو صرف مسلمان تک محدود نہیں رکھتے بلکہ ہمارے نزدیک ہر امن پسند مسلمان ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر سلامتی پسند اور امن پسند محفوظ رہتا ہے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ کو پیش کرتے ہوئے صلہ رحمی اور مخلوق سے امن پسندی کے سلوک کی تعلیمات پیش کیں اور **اس ضمن میں جماعتی عہدیداروں کو خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ میں عہدے داروں کو خاص توجہ دلاتا ہوں کہ رحم کا جذبہ خصوصاً ان میں ہونا چاہیئے ان کو خاص طور پر کسی مسائل یا بار بار دفتر میں آنے والے سے تنگ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت کے کسی بھی کارکن کو کسی بھی صورت میں اعلیٰ اخلاق سے دور نہیں ہٹنا چاہیئے۔**

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ افریقن امریکن احمدی خاتون کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

❁❁❁

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 21 March 2013 Issue No 12

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
ByAir : 45 Pounds or 70 U.S. $
: 50 Euro
:70 Canadian Dollar

دُعا کی حقیقت اور دو قرآنی دُعاؤں کی بصیرت افروز تفسیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 مارچ 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت مع ترجمہ فرمائی۔

ومنهم من يقول ربنا اٰتنا فی الدنيا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٝ وَاغْفِرْ لَنَا ٝ وَارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

(البقرۃ ۲۸۶)

ترجمہ: اور انہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اُس کے لئے ہے جو اُس نے کمایا اور اُس کا وبال بھی اسی پر ہے جو اس نے بدی کا اکتساب کیا۔ اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دو قرآنی دعائیں ہیں جن کے بارے میں میں کچھ کہوں گا لیکن اس سے پہلے دعا کی حقیقت کیا ہے، اُس کی فلاسفی کیا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچا دے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے۔ اور ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف مونہہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ظاہر بین تو یہ دیکھتا ہے کہ وہ جس مقصد کے لئے دعا کر رہا تھا ایک شخص، اُس کو حاصل نہیں ہوئی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ جو حقیقت میں دعا کرنے والا ہے، ایک تو پہلی شرط یہ رکھی ہے، دعا کو کمال تک پہنچانا۔ اور جو حقیقت میں دعا کرتا ہے وہ صرف ظاہری چیز کو نہیں دیکھتا، جو مؤمن ہے جس میں مؤمنانہ فراست ہے جو خدا تعالیٰ کے تعلق کو جانتا ہے وہ صرف یہ نہیں دیکھتا کہ میں جو مانگ رہا ہوں مجھے مل گیا بلکہ فرمایا کہ اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔

دعا کرنے والے کو جو لذت ملتی ہے وہ مشکل کے وقت میں ہی مل سکتی ہے۔ جو ایک بادشاہ کو نہیں مل سکتی۔

پس یہ دعا کی حقیقت ہے اور یہ جیسا کہ میں نے کہا اس کی مختصر فلاسفی ہے۔ یہ دعا کی روح ہے اور ایک حقیقی مؤمن کی یہ سوچ ہے اور ہونی چاہئے اور ہمیں اسے ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ پس جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ دعا کی قبولیت کے لئے دعا کو کمال تک پہنچانا ضروری ہے۔ اور اس مقام تک پہنچ کر یا تو دعا قبول ہو جاتی ہے جو انسان مانگ رہا ہے اللہ تعالیٰ سے، اُس کی قبولیت کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں یا پھر دل کی ایسی تسلی اور سکینت ہوتی ہے کہ انسان کا غم جو ہے جس وجہ سے دعا مانگ رہا ہے، وہ ختم ہو جاتا ہے، وہ دور ہو جاتا ہے۔ ایک خاص قسم کا سکون ملتا ہے کہ اب جو بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے بہتر ہوگا وہ ظاہر ہوگا۔ یہ سوچ ہے جو ایک حقیقی مؤمن کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ توفیق بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ اس لئے اس کے حصول کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت میں دو قرآنی دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ان میں سے ایک دعا ہے کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس دنیا میں بھی حسنہ عطا فرما اور آخرت میں بھی۔ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاص طور پر پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی اس طرف توجہ دلائی اور صحابہ بھی خاص توجہ سے بھی پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی ایک وقت میں جماعت کے افراد کو یہ کہا تھا کہ خاص طور پر ہر نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد کھڑے ہوتے ہیں تو اس میں یہ دعا پڑھا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی خاص طور پر اس دعا کی طرف توجہ دلائی اور اپنے ایک خطبہ میں اپنے، بلکہ مختلف خطبات میں اور جماعت کو پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اور اس کی تفسیر بھی بیان فرمائی۔ پس اس دعا کی بہت اہمیت ہے۔ ویسے تو ہر دور اور ہر وقت کے لئے یہ دعا ہے لیکن آجکل خاص طور پر جب دنیا میں ہر طرف فتنہ و فساد کا دور دورہ ہے۔ یہ دعا خاص طور پر ہمیں پڑھنی چاہئے۔ حسنہ کا مطلب ہے کہ نیکی اور اچھائی، فائدہ جس میں کوئی برائی اور نقصان نہ ہو، ایسا کام ہو جس کا ہر پہلو سے اچھا نتیجہ نکلتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔ احمدیوں کے لئے تو بعض مسلمان ملکوں میں بحیثیت احمدی بھی ایسے حالات ہیں کہ اس دعا کے پڑھنے کی خاص طور پر ضرورت ہے۔

حضور انور نے حسنہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حسنہ کو جتنی وسعت دیتے جائیں اُتنا ہی یہ کھلتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس دنیاوی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہونے کے لئے اُس کے جتنے فضل اور بہتر انجام والی چیزیں مانگتے جائیں یہ سب حسنہ میں آتے چلے جاتے ہیں۔ ذاتی زندگی میں اچھی بیوی ہے، اچھا خاوند ہے، نیک بچے ہیں، بیماریوں سے محفوظ زندگی ہے۔ غرض کہ ہر چیز جس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارے لئے بہتری اور فائدہ ہے، وہی دنیا کی حسنہ ہے۔ پھر فرمایا کہ وفی الاخرة حسنة کہ آخرت میں بھی ہمیں ہر وہ چیز دے جو حسنہ ہو، یعنی وہاں بھی ظاہر و باطن کی اچھی چیز دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسری دعا جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے، اس کی بھی بڑی اہمیت ہے، وہ سورۃ بقرۃ کی آخری آیت ہے حضور انور نے اس آیت کی بصیرت افروز تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا یعنی ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو پہلوں پر ڈالا گیا اور اُس کی وجہ سے اُنہیں سزا ملی۔

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ نمازیں پڑھنے یا قرآنِ کریم کے احکامات سے، کے جو تعلق میں حکم ہیں اُس میں یہ نہیں کہا کہ یہ ہمارے غیر معمولی بوجھ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو یہیں پہلے فرما دیا۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکامات انسان کی طاقت اور وسعت کے مطابق دیتا ہے۔ اس بوجھ نہ ڈالنے کے یہ معنی ہیں کہ بعض جرموں کی وجہ سے پہلے لوگوں کو سزائیں دی گئیں، وہ سزائیں ہم پر نازل نہ ہوں۔ اور ہم سے وہ غلطیاں سرزد نہ ہوں جو پہلے لوگوں سے سرزد ہوئیں اور وہ تباہ ہو گئے۔ اگر ہم غلطیاں بھی کرتے رہیں اور پھر کہیں کہ ہمیں سزا بھی نہ ملے جو پہلوں کو ملی، تو یہ تو نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کے عمومی قانون کے خلاف ہے۔ پس یہ دعا اور ساتھ برے اعمال سے بچنے کی کوشش ہی انسان کو اُس سزا سے بچاتی ہے۔

سیدنا حضور انور نے فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آجکل صرف غیر مسلم ہی نہیں یا وہ لوگ جو خدا کو نہیں مان رہے وہی اسلام کے خلاف باتیں نہیں کر رہے بلکہ مسلمانوں میں سے بھی ایک طبقہ ایسا ہے جو اسلام کی تبلیغ کے راستے میں روک بن رہا ہے۔ بلکہ مسلمانوں میں سے زیادہ ایسے ہیں جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور غیر مسلم دنیا میں ہماری تبلیغ میں روک بن رہے ہیں۔ جو شدت پسند اسلام کے نام پر بعض گروہ بنے ہوئے ہیں، جو شدت پسندی والا اسلام یہ لوگ پیش کر رہے ہیں، اُس کا اثر ہماری تبلیغ پر بھی ہوتا ہے۔ ہو رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے خاص شدت کے ساتھ اس لحاظ سے بھی دعا کی ضرورت ہے۔

پھر دعاؤں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا جو الہامی دعا ہے کہ رب كل شیء خادمك رب فاحفظنی، وانصرنی، وارحمنی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے، ہماری مدد فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے۔ دنیا و آخرت کے حسنہ سے ہمیں نوازتا رہے۔ یہ دعا بھی آجکل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بھی اس دعا کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ اس لئے یہ دعا خاص طور پر ہر احمدی کو پڑھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ دین اور دنیا اور آخرت کی حسنہ سے ہمیں نوازے۔ نیکیوں پر قائم فرمائے، لغزشوں اور گناہوں کو معاف فرمائے اور آئندہ اُن سے ہمیشہ بچائے۔ پاکستان کے احمدیوں کو بھی خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دیں۔ اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مکرم محترم مبشر احمد عباسی صاحب اور مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے آپ کے کوائف بیان فرمائے اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

❀❀❀
❀❀❀❀❀❀

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان